A. N. Azam Collection

Rare

100 yrs old Book

Acc no: 501524

حصہ اول

گنجینۂ محبت

معروف بہ

طلسم الفت

مؤلفہ

جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب رئیس چتورا

متعلقہ پرگنہ و ضلع فتحپور ہنسوہ

پروپرائیٹر

انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی

بفضل حمایت

عالیجناب معلی القاب ہری سوائی

مہاراج رانا نہال سنگہ لوکندر بہادر

والی ریاست دہولپور پیٹرن کمپنی مذکور الصدر

(بار سوم) بمقام شہر آگرہ قیمت فی جلد (۱ر)

مطبع الٰہی میں محمد مچھو خان کے اہتمام سے چھپا

دیباچہ

حمد و نعت کے بعد خیر خواہ خلق اللہ محمد عبد اللہ بن منشی شیخ الٰہی بخش مغفور متوطن چھورا ضلع فتحپور ناظرین حکایات غریب و شائقین قصص عجیب کی خدمت والا درجت مین التماس کرتا ہے کہ میری نظر سے جسقدر مثنویات گذری ہین مین نے اُن سب مین قلق کی مثنوی معروف بہ طلسم الفت تصنیف منیف شاعر شیرین زبان جناب خواجہ اسد علی خان مخاطب بہ آفتاب الدولہ بہادر قلق تخلص

بعد ضروری ترمیم کے داخل کی ہین +

اس ناٹک مین ہر ایک چیز کی دہن کو فن موسیقی کے اعتبار سے قایم کیا ہی اور کسی ایسی مشہور و معروف چیز کے حوالے ہی جو اکثر اُسی دہن تال مین گائی جاتی ہی اُسکا طرز بھی جتا دیا ہے کیونکہ کلام خاص اپرا ناٹک مین اُسی راگ یا راگنی کا استعمال ہوتا ہے جو متکلم کی حالت موجودہ کے مواقق و مناسب حال ہوتا ہے مگر عام چیزون کی دہن مین لحاظ وقت ضرور ہے ورنہ ایک گو قصور رہے +

مینے ناٹک مین اُن خاص پردون کے نمبر ترتیب کو جن سے مواقع ناٹک دکھلائے جاتے ہین بہ لحاظ اسٹیج قایم کردیا ہے اور اُنکا شمار ڈراپ سین کی طرف سے کیا ہے اُنکے قایم کردینے سے یہہ بہت بڑی سہولت ہے کہ اثناے تماشہ مین ایسا وقفہ نہین ہوتا جو بے ضرورت ہی +

میری یہہ بھی عرض ہے کہ اگر کوئی صاحب اس کتاب مین کسی قسم کا سہو یا کچھہ غلطی پائین تو براہ نوازش مؤلف کو ضرور مطلع فرمائین تا کہ آیندہ اُسکی اصلاح عمل مین آئے اور وہ نقص رفع ہو جائے +

اصطلاحات ناٹک

یعنے

چند الفاظ انگریزی کے معنی جو اس کتاب مین مستعمل ہین

ایکٹ	ناٹک کا ایک باب
سین	ایک ایکٹ کا وہ حصہ جس کے واقعات مندرجہ ایک وقت اور ایک مقام پر ظہور مین آئین
ایکٹر	تماشہ کرنے والا
اسٹیج	تماشہ کرنے کا مقام
اینٹر	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین داخل ہونا
ایکزٹ	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین سے چلا جانا
ڈراپ سین	وہ پردہ جو ہر ایکٹ کے اختتام پر گرتا ہے

تحفۂ ناٹک

پارٹ

انس مذکر

عالم شاہ	والیٔ عشق آباد
سلیمان بخت	والیٔ حسن آباد
جان جہان	فرزند عالم شاہ
شیدا	وزیر اعظم عالم شاہ
روشن بخت	وزیر اعظم سلیمان بخت
ہمدم	پسر شیدا وزیر اعظم "
رفیق وندیم	جان جہان کی مصاحب
کوتوال	عسس شہر حسن آباد
حاذق	طبیب ملازم عالم شاہ
قاضی	نکاح خوان
وکیل وشاہد	اشخاص متعلق نکاح
ملا عامل	ایک لالچی ملا
پیر قیس	قصہ گو
چوبدار	ملازم عالم شاہ
پیک یعنی جاسوس	چوبدار سلیمان بخت
سپاہی	پیادگان ہمراہی شیدا وزیر
ناخدا وخلاصی	اہلکاران جہاز
بیلدار وسقے	آگ بجھانے والے

انس مؤنث

ملکہ زمانیہ	مادر جان جہان
بالقیس جہان	بانو سلیمان بخت
عالم آرا	دختر کلان سلیمان بخت
گلشن آرا	دختر خرد سلیمان بخت
دلربا	وزیرزادی عالم آرا کی سہیلی
امیرزادیان	ملکہ زمانیہ کی سہیلیان
کنیزہ ومحکومہ	ملکہ زمانیہ کی خواصین
فرتوتہ مشاطہ	بالقیس جہاں کی خواصین معلا
نورجان ودلبر	عالم آرا کی خواصین "
عیارہ وفتنہ	گلشن آرا کی خواصین
سوسن وشبو وگلابہ	قصر گلشن کی مالنین
زہرہ	رامشگر حسن آباد
میراسنین	ملکہ زمانیہ کی مجرئی

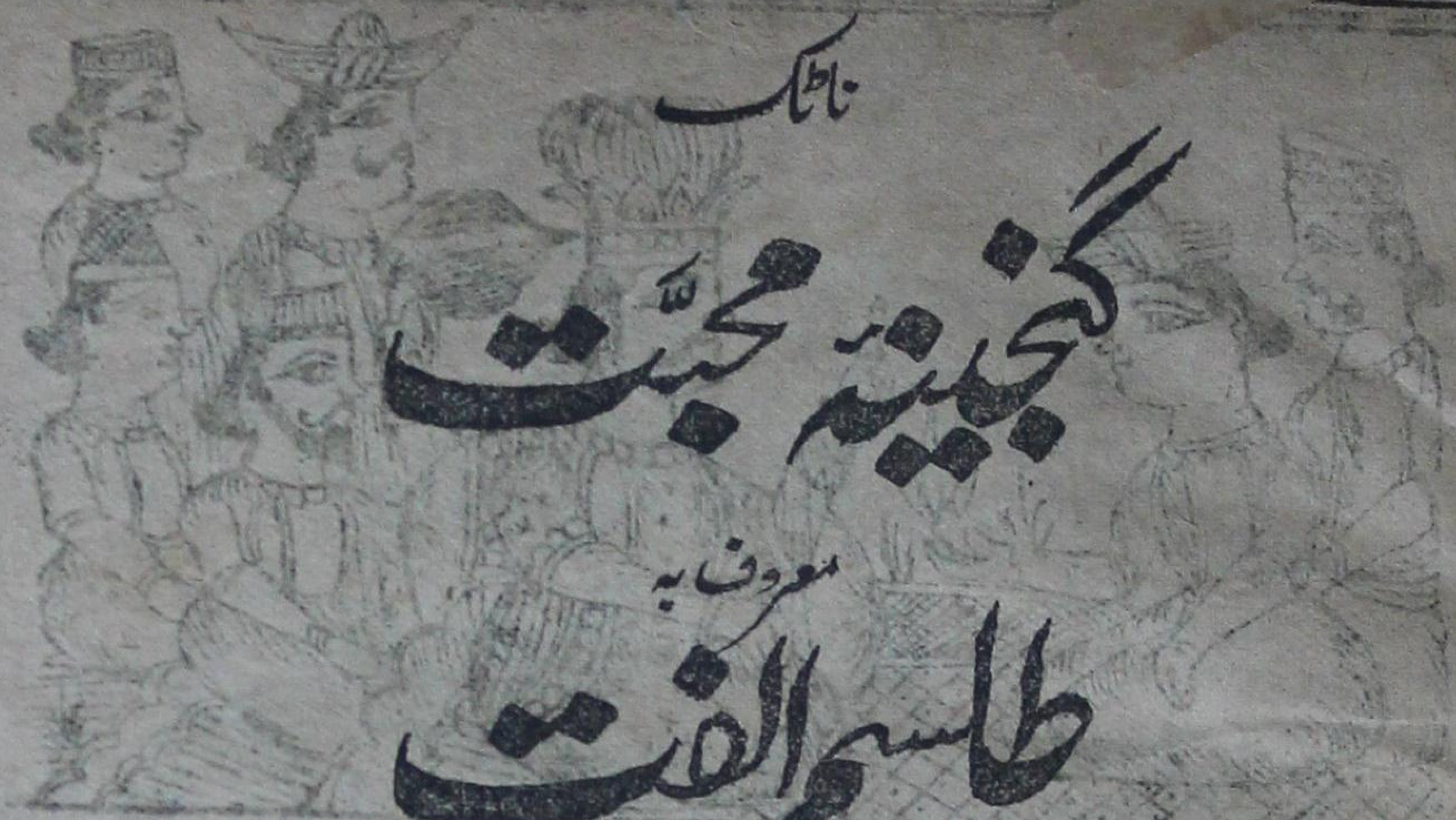
پریان

صاعقہ	پری ملکہ پرستان
شعلہ	پری شاہزادی پرستان
محفل افروز	شعلہ پری کی سہیلی
بزم آرا و رونق افروز	شعلہ پری کی خواصین

درباری - اہلکار - چوبدار - اطبا - سقے - خواصین - مالنین - پریان وغیرہم

مقامات

عشق آباد - حسن آباد - پرستان



حصۂ اوّل

پہلا ایکٹ - پہلا سین

دیوانخانہ جان جہان - پردہ نمبر [۵]

[شاہزادہ جان جہان کا پیر قیس قصہ گو سے چشم دیدہ داستان کے بیان کی فرمایش کرتے ہوئے نظر آنا -]

ٹھمری — دھن جھنجوٹی - تال دادرا

طرز — "ہارے رے موسے بیان —"

جان جہان شاہزادہ

سن تو اے قصہ خوان، سن تو اے قصہ خوان، کر بتدا اپنی زبان — سن۔
ہے یہ کہانی، بیحد پرانی، کہہ تازہ اک داستان — سن۔
ہو جو کہ سچا، آنکھوں کا دیکھا، وہ واقعہ کر بیان — سن۔

[پیر قیس قصہ گو کا چشم دیدہ واقعہ سنانا۔]



مثنوی ـــ تحت اللفظ

پیر قیس قصہ گو

اے شہ قدر دان اہل سخن | عزت افزائے صاحب ہر فن
پیش ازین چند سال دولت خواہ | وادیٔ عشق مین پھرا ہے تباہ
رات دن شہر شہر پھرتا تھا | خوبرو دیکھنے کا لپکا تھا
ایک اقصائے ہند مین ہی دیار | وان ہوا حسب اتفاق گذار
شہر دیکھا کہ آدمی تو کیا | جو پری دیکھ لے تو ہو سکتا
دلکش اک اک مقام ہی اسکا | حسن آباد نام ہے اس کا
وہ قلمرو ہے جسکا پایۂ تخت | نام اس شہ کا ہی سلیمان بخت
ایک دختر ہے اس کی ماہ لقا | عالم آرا ہے نام اس کا شہا
گو کہ اس بادشہ کی اور حضور | چھوٹی لڑکی ہے ایک غیرت حور
حسن مین وہ بھی ماہ پارا ہے | نام اس گل کا گلشن آرا ہے
عالم آرا مگر ہے بڑھ کے حسین | اسکے ثانی جہان مین ایک نہین
حسن و خوبی مین وہ بت مغرور | ہے سراپا برنگ شعلۂ طور
کیا کہون چاہتا ہی یہ انصاف | پیر و مرشد قصور میرا معاف
ایسی شہزادی کے لئے واللہ | آپ سا شاہزادہ ہو ذیجاہ

[جان جہان کا عالم آرا کے حُسن کی تعریف سنکر
اُسپر عاشق ہو جانا۔]

غزل - دہن زِلہ کھماچ - تال قوالی

طرز "اے جہان مین بس لطف زندگی تو ہمیشہ عالم شباب کا ہی۔"

جان جہان

سنایا اس قصہ گو نے ہمکو جو حال خوبیٔ عالم آرا
ہوئی مجھے جان عاشق اُسپر اب تو رہا نہ قابو مین دل ہمارا

پڑھی یہ سر پر عجیب مشکل نکل گیا ہائے ہاتھ سے دل
تڑپتا ہے مثل مرغ بسمل نظر نہین آتا کوئی چارا

ستاتا ہے وصل کا وہ ارمان کہ حسرت دید مین چلی جان
کوئی یہ اے ہمنشینو احسان ملادو اُس بت سے تم خدارا

یہ جی مین ٹھہرا چکی ہین اب ہم کہ وہ نہو گی جو اپنی ہمدم
تو ہجر مین اُسکے کھائینگے سم نہ زندگی ہو گی پھر گوارا

خدا ہی حافظ ہے اب تو جانکا لگا نہ زخم جگر مین ٹانکا
برا ہو اس عشق ناگہان کا کہ آہ بیموت اُسنے مارا

غزل - دہن بلاول - تال قوالی

طرز "ہا یہ کیسی بات قاسم نے سنائی ہے۔"

ہمدم و رفیق و ندیم

یہ آہ و نالہ ہے بیکار اے حضرت
نہین کچھ ذکر وہ زنہار ای حضرت

ہوا کرتے ہین اکثر قصہ گو جھوٹھے
غلط ہے اسکی سب گفتار ای حضرت

اگر شک ہو تو کیجے امتحان اس کا
کہین جسطرح تابعدار ای حضرت

شبیہ عالم آرا اک طلب کیجے
کرتا ہو جھوٹھ سچ اظہار ای حضرت

مصور جائے اک دان بنکے سوداگر
یہان ہو سب مین جو ہشیار ای حضرت

مرقع بھی وہ اک لیجائے ہو جسمین
شبیہین آپ کی دو چار ای حضرت

وہ جسدم آپکی تصویر دیکھی گی
تو عاشق ہوگی بے تکرار ای حضرت

نشان سب آپکا تاجر سے پوچھیگی
کریگی نام استفسار ای حضرت

سنائے آپکا سب حال سوداگر
کرے جب وہ بہت اصرار ای حضرت

کہے اک آپکی تصویر مانگی ہے
جتائے حسرت دیدار ای حضرت

وہ کھنچوادیگی تصویر اپنی خود اسکو — کریگی پھر نہ کچھ انکار اسے حضرت
اگر ثابت حسین تصویر سے ہو وہ — تو پھر ہے شادی کیا دشوار ای حضرت

[ندیم کا فن مصوری سے اپنی واقف کاری جتانا۔]



ندیم

مصورین نہیں کیا بھیجئے مجھکو — کہ ہر خدمت کو ہوں تیار ای حضرت

ٹھمری ۔ دھن بھیرویں ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔ "اب نہ بجاؤ شیام ۔۔"

جان جہان شاہزادہ

اوہو ہو ہو ، خوب ہی یہ تدبیر

وصل اسے دل اب ہی شکل کیا — اچھی ہو جو تقدیر ۔۔۔ خوب
اب تو مصور بنکے تاجر جا — ہو نہ ذرا تاخیر ۔۔۔ خوب۔
دونگا بہت زر تجھکو برادر مین — لائیگا جب تصویر ۔۔۔ خوب۔

[ندیم کا جانا ہمدم و رفیق کا شاہزادہ کے عشق نادیدہ سے حیرت جتانا۔]

غزل ۔ دھن برہنس ۔ تال پشتو

طرز ۔ "خبر لے او مسیحا تو کہاں ہے ۔۔"

ہمدم و رفیق

عجب حیرت فزا یہ ماجرا ہے — کہ پیدا عشق نادیدہ ہوا ہے
نہ کچھ عشق تو ہو عشق کیونکر — کہیں اندھا بھی کوئی مبتلا ہے
نہیں دیکھا جمال عالم آرا — فقط کچھ ذکر ہی اوسکا سنا ہے
ہوئے بس ذکر سنکر آپ عاشق — یہ کہئے اعتبار ذکر کیا ہے
بیان ہو جھوٹھا یا سچ کون جانے — عبث کیوں دلپر اپنے دکھ لیا ہے

ترجیع بند ۔ وہن بلاول ۔ تال قوالی

طرز "صفت مجھ شاعری کی سنلو ساری"

جان جہان شاہزادہ

یہ کیا بیہودہ تم کرتے ہو بک بک — کہیگا بات ایسی کب کوئی زیرک
عبث ہے عشق نادیدہ میں تمکو شک — سُنا ہے قول جامی کیا نہیں اب تک

نہ تنہا عشق از دیدار مے خیزد
بسا کین دولت از گفتار می خیزد

نظر ہوئے حسینان میں نہ کرتا تھا — ہمیشہ نام سے الفت کے ڈرتا تھا
بیان حسن کے سننے پہ مرتا تھا — یہ میرے وہ بیان میں ہی گبھرتا تھا

نہ تنہا عشق از [illegible] دیدار مے خیزد
بسا [illegible] گفتار می خیزد

سنا جیدم سی جمال عالم آرا ہے — یہ دل محو جمال عالم آرا ہے
عجب حسن و جمال عالم آرا ہے — تمنائے وصال عالم آرا ہے

نہ تنہا عشق از دیدار مے خیزد
بسا کین دولت از گفتار می خیزد

نہیں دیکھی ابھی تک میں وہ صورت — مجھے بس حال ہی سنکر ہوئی الفت
پڑی سر پہ یکایک عشق کی آفت — ہوئی اس قول کی تصدیق بے منت

نہ تنہا عشق از دیدار مے خیزد
بسا کین دولت از گفتار مے خیزد

پہلا ایکٹ ۔ دوسرا سین

راستہ ۔ پردہ نمبر (۱)

(ندیم مصور کا تاجر کے لباس مین آنا)

ٹھمری ۔ دہن زلہ کلیان ۔ تال کہروا

طرز ۔ ۔ راجہ مین نچاؤن ری تجھے رانی بناؤن ۔

ندیم

پہونچا حسن آباد اب ہوا غم دور دل سے پہونچا
قصر گلشن حکم شہ سے سجوا چکا خانہ زاد اب ہوا
عمدہ چیزین رکھین صدہا تحفے چنے ہفتاد اب ہوا
عالم آرا پہونچی ہے وان مین بہی چلون مع استاد اب ہوا
دیکھیہ شبیہ جان جہان وہ مجہکو کرنی ہوی اداب ہوا
مطلب دل ہوگا حاصل ح[illegible]ن وقت کا بہرا داب ہوا
کہینچون تصویر اسکی بہر مین ہو[illegible] ہوا

(ایکزٹ)

پہلا ایکٹ ۔ تیسرا سین

قصر گلشن ۔ پردہ نمبر (۸)

(عالم آرا کا مرقع ہاتھ میں لیے تصویر جان جہان دیکھتے ہوئے نظر آنا)

غزل ۔ دہن جھنجوٹی تال پشتو

طرز ۔ "ہی بد ہوس ہے ہد ہوس اللہ بس باقی ہوس"

عالم آرا شاہزادی

یارب یہ کس دلدار کی آئی نظر تصویر ہے — شادی جو اس سے ہو مری ایسی کہاں تقدیر ہے

ہم ہو چکے کب کے جوان شادی کا پر ساماں کہاں — غافل ہیں بالکل باپ ماں یہ جور چرخ پیر ہے

ہوگا وہ کیسا دلربا جسکی شبیہہ خوش ادا — بس دیکھتے ہی عشق کا دل میں لگا اک تیر ہے

تاجر کو میں کر کے طلب احوال پوچھوں اسکا اب — اسکے سنوں کچھ منہ سے اب کرتا وہ کیا تقریر ہے

(نور جان خواص کو بلانا اور اسکا آنا)

آ اس طرف اے نور جان بتلا وہ تاجر کہاں ہے — جلد اسکو جا کر یہاں لا لازم نہیں تاخیر ہے

(نور جان کا جانا)

پاؤں نہ یہ دلبر جو ہم تو جان دیں بس کھا کے سم — مٹ جائے تا یہ رنج و غم سوچی یہی تدبیر ہے

(نور جان کا ندیم مصور یعنی تاجر کو لانا)

ابیات ۔ تحت اللفظ

نور جان خواص

شاہزادی یہ ہے وہ سوداگر

عالم آرا شاہزادی

جلد لا دلربا کو اب جا کر

(نور جان کا جانا عالم آرا کا تاجر سے حال تصویر استفسار فرمانا)

عالم آرا شاہزادی

اے ستہ تاجر [illegible] حسن فاق — اے فروشندہ اساس مذاق

جتنا اسباب یاں لگایا ہے — سب ہمکو پسند آیا ہے

مگر اک بات پوچھتی ہے ہمین
فکر اس امر مین بڑی ہے ہمین

اس مرقع مین بہتی ہو یہ تصویر
اس مین ہے آفتاب سی تنویر

ہے یہ کس غیرت قمر کی شبیہ
فرضی ہے یا کسی بشر کی شبیہ

تو کچھ اس شک گل سے ہے آگاہ
کون سے آسمان کا ہے یہ ماہ

حسن مین بیمثال ہے یہ صنم
اسکے چہرے سے کیون عیان ہے غم

ندیم

اے مہ آسمان جلوہ ناز
خضر عمر آپکی ہو دراز

ہے یہ اس آفتاب کی تصویر
جسکا ذرہ ہے مہر عالمگیر

مگر اک حور وش پہ عاشق ہے
واقعی سچ ہے عشق صادق ہے

کیا کرے بندہ عرض پیش حضور
ترک آداب کے کمال ہے دور

قابل اظہار کے وہ حال نہین
عرض کرتا پہ یہ مجال نہین

عالم آرا شاہزادی

تو نہ کچھ دل مین اپنے ڈر ہمسے
بے تکلف بیان کر ہمسے

کون وہ گل ہے کسپہ مرتا ہے
کہ نکو یہ شخص پیار کرتا ہے

گو سر اسر یہ ادب کے ہے خلاف
مگر اسوقت سب تجھے ہے معاف

ندیم

ترک آداب کا تمہا مجھکو خیال
فی الحقیقت تو ہے یہ صورت حال

جس پریزاد کی ہے یہ تصویر
کی ہے جسکی صفت وہ ماہ منیر

عشق آباد کا ہے شہزادہ
مین اوسی گل کا ہون فرستادہ

نام اوس شوخ کا ہے جان جہان
ہے وہ سلطان شاہدان جہان

ایک دن قصہ گو سے وہ معزور
[illegible]سنکے افسانہ جمال حضور

شیفتہ ہو گیا ہے حد سے سوا
آپ ہی کا ہے دہیان صبح و مسا

عاقبت شوق دلکے غلبے سے
مجھکو سوداگری کے حیلے سے

بردہ م

آپ تک اسے حضور پہونچا ہے
میرے آنے مین مطلب اتنا ہے
کہ پے بصر اے قمر تنویر
ایک مانگی ہے آپ کی تصویر
جانتا ہے مصوری بھی غلام
اس ہنر مین ما اخلت ہی تمام
اُسنے کی چلتے وقت یہہ تاکید
کہ نہین ہے کمال حسرت دید
تیری شاید ملازمت ہو جائے
یا کسی دن مصاحبت ہو جائے
تو مرا لا تنا و بجیو پیغام
آپ کے شیفتہ کو ای خود کام
آرزو ہے بہت زیارت کی
اب نہین تاب درد فرقت کی
یا تمہین آؤ یا مجھے بلواو
صورت اپنی کسیطرح دکھلاو
آگے کیا ماجرا کرون مین بیان
سب اُسی واسطے ہی یہہ سامان

عالم آرا شاہزادی

خوب سودا ترا بکا اس آن
نفع اپنا کیا مرا نقصان
اچھا نقشہ دکھا دیا مجھکو
نقشِ حیرت بنا دیا مجھکو

[اپنی تصویر جیب سے نکالکر دینا]

لے یہہ تصویر میری اے تاجر
دیکے اسکو پیام کر ظاہر
غش ہوئے تمتو سنکے میرا نام
جان لی میری بھیجکر پیغام
تمسے افزون ہے اشتیاق مجھے
مار ڈالیگا یہہ فراق مجھے
مگر اے برق خرمن دل زار
اپنے بس مین نہین ہون مین ناچار
باپ مان سے مجھے نجات کہان
میرا آنا تو ہے محال وہان
ہان جو تم چاہو تو قریب حضور
بادۂ وصل سے ہم ہو سرور
گو پے کبر اے قمر تنویر
ہاتھ آئی ہے آپکی تصویر
[illegible] شا[illegible] ام
دل نہین مانتا خدا کی قسم
جلد اگر تم نہ آؤ گے صاحب
مجھکو جیتا نہ پاؤ گے صاحب
سُن چکا میری داستان سب تو
[illegible] یا نسے ہوا اب تو

لکھے گئے تو فزوں قیمت اسباب
پیش کر دے حضور شاہ شتاب
دو لی ایک ایک شعر کی قیمت لے
جلد رخصت کا جاکے خلعت لے
اب زیادہ نہ رکھو قیام یہاں
مستندوں پہ یہ راز ہو نہ عیاں

(دلربا کا جانا اور عالم آرا کا تصویر جان جہان کو بغور ملاحظہ فرمانا۔)

غزل۔ دہن امین۔ تال پشتو

طرز۔ "وصل میں بھی چھوڑتے ہو۔"

عالم آرا

جیسے گئی ہو دلہن یہ تصویر پیاری اندنوں
کر رہی ہے کاٹ کاغذ کی کٹاری اندنوں
دیکھکر تصویر جانان دل نہیں قابو میں آہ
جاتی ہو جان جہاں پر جان ہماری اندنوں
چشم گریان رکھتی ہی ہر دم بپا طوفان اشک
رات دن رہتا ہے شغل و آہ زاری اندنوں

(دلربا و زیرزادی کا آنا عالم آرا کا تصویر جان جہان کو چھپانا۔)

غزل۔ دہن کافی۔ تال قوالی

طرز۔ "کبھی تو طالع کی جنبوں ہو۔"

دلربا

دکھا دو تو شاہزادی مجھکو خریدا تاجر سے مال کیا ہے
مگر تم اس درجہ ست کیوں ہو بیان کرو مجھسے حال کیا ہے
برنگ سنبل ہیں مو پریشان اداسی چہرے پہ چھا رہی ہے
بتاؤ تو کس لئے ہو غمگین نصیب اعدا ملال کیا ہے
ملول خاطر ہو کس سبب سے یہ رنج تمکو دیا ہے کس نے
ہلا سکے کوئی آنکھ متی کسی کی ایسی مجال کیا ہے

(عالم آرا کا رونا دلربا کا بہ غمخواری مستفسر حال ہونا۔)

ابیات۔ ... حت الکنعا

... با

پردہ

ہین مریجان کیون تو روتی ہے — ای مین قربان کیون تو روتی ہے

جلد تبلا مین صدقے خیر تو ہے — رنج ہے کیا مین صدقے خیر تو ہے

دعالم آرا کا آہ سرد بہر کر خاموش رہجانا

عالم آرا

دم لے میری بوا مین کہتی ہون — دل سنبھل لے ذرا مین کہتی ہون

دیکھیہ یان اور تو نہین کوئی — ڈر یہ ہے سن نہ لی کہین کوئی

دلربا

واری اک مین ہون اک حضور ہین یان — اور تو نام کو نہین انسان

جلد فرماؤ از برائے خدا — دل نہین اختیار مین اصلا

عالم آرا

کہتی ہون اچھا ایک شرط کیساتھ — کہدے رکھکر تو میرے سر پہ ہاتھ

کہ کسی سے بیان کروگی نہین — بات کو رایگان کروگی نہین

ڈر یہ ہے مجھکو اے پری پیکر — پوچھ لے کوئی تجھسے دم دیکر

دلربا

سُنئے تو اے مہ سپہر حشم — مجھکو دیگا بہلا کوئی کیا دم

خود سمجھتی ہین مجھکو سب دمساز — آپکا جانتے ہین محرم راز

یہی مرضی حضور کی ہے اگر — کہ قسم کہاؤنہین نیت بہتر

آپ کی بات منہ سے گر نکلے — ہے نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلے

عالم آرا

دلربا ہم اسیر عشق ہوئے — زخمی تیغ و تیر عشق ہوئے

وہ جو آیا تہا آج [illegible] ہو کر — [illegible] تصویر اُسنے دکھلا کر

مایۂ جان زار لوٹ لیا — نقد صبر و قرار لوٹ لیا

دیکھتے ہی وہ دلربا بالقصہ — مجھکو عجب [illegible] کا ہو گیا القصہ

ہمنے وہ اے سپہر منیر — نقد دل دیکے مول لی تصویر
بعد تفتیش حال کے یہ کھلا — کہ مرے مبتلا کا ہے نقشہ
شہر مشہور ہے جو عشق آباد — رشک یوسف وہان ہی اک شمشاد
شاہزادہ ہی اُس دیار کا وہ — نور ہے چشم روزگار کا وہ
سنکے تعریف میری صورتکی — آگئی ہی طبیعت اوسکی بھی
تھا یہ پیغامبر نہ تھا تاجر — صبر دل لوٹ لیگیا تاجر
میری تصویر لینے آیا تھا — اور یہ پیغام دینے آیا تھا
کہ تڑپتا ہے طالب دیدار — جان بلب آپکا ہے عاشق زار
دلربا اب یہ دلکی حالت ہے — شعلہ انگیز سوز الفت ہے
حسرت دید ہے کمال مجھے — ہر دم اُسکا ہے اب خیال مجھے

دلربا و وزیرزادی

ملکہ تم بھی سخت ہو نادان — بی تمہاری سمجھ کے بھی قربان
سبھی دنیا مین دل لگاتی ہین — یون نہین تو کھلائے جاتی ہین
کیون بی آخر انیلی تھین نا تم — عشق کے دم مین آگئین کیا تم
اسکو سمجھین نہ جان کا دشمن — عاقبت کرگئین اناڑی پن
گر کسی پر ہوا ہے دل شیدا — کچھہ تحمّل بھی کیجئے پیدا
اسے بی بن بیاہی ہو کی اتنی تیل — عشقبازی بھی ہے کوئی کیا کھیل
اتنے بیباک ہو نہین جاتے — یہ وطیرے ہمین نہین بھاتے
کچھہ انوکھی تمہین نہین ہو جوان — ہم بھی انسان ہین ہمبھی رکھتی ہین جان
دلکو روکو ذرا خدا کے لئے — آبرو دو گی آشنا کے لئے
تم سمجھہ دار ہو کے نام خدا — سب مین نادان بنتی ہو اتنا
نہ ہنسی سے اپنی عزت اپنے ہاتھ — عیب بھی کیجے تو ہنر کے ساتھ
گر دیا داغ لگو ایسا — ...ت کا سوچیے ذرا پہلو

جب محل والیان یہ دیکھینگی حال — کہئے کیا کیا نہ اونکو ہو گا خیال
ایسا رسوا جہان مین ہو گی — پھر نہ چاہت کا نام تم لو گی
دنگ ہون مین تو اس جگہہ واللہ — کہ تمہین قول تاجر بدراہ
کس قدر جلد آگیا باور — کیا بیان اوسکا تہا سریع اثر
دیکھو یہ عین بیوقوفی ہے — تاجرون کی یہ فیلسوفی ہے
محض بے اصل انکی ہوتی ہر بات — یہی اسباب بیچنے کی ہے گھات

پہلا ایکٹ - چوتہا سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(تاجر یعنی مصور ندیم کا مع ہمراہیان آنا)

کہروا - دہن کالنگڑا - تال کہروا -

طرز - ''مرے بہادرو مرے بہادرو -''

ندیم

مرے ہمراہیو - مرے ہمراہیو — نزدیک ہے شہر جلدی چلو — مرے
شہزادی نے سونپا تہا جو ہمکو مشکل کام — ہوا بفضل حق آسانی سے وہ تو انجام — مرے
لانیکو تصویر گئے تہے ہم جو حسن آباد — لیکر اوسکو پلٹے ہین اب خوش خوش عشق آباد — مرے
جان جہان نے عالم آرا کی مانگی تصویر — ہمکو ملی وہ بے وقت کیا اچہی تہی تقدیر — مرے
عالم آرا کا ہو پہنچائینگے جب ہم صاحب [illegible] — خوش ہو کر ہمکو دیگا بہت انعام — مرے

(سب کا جانا)

پہلا ایکٹ - پانچوان سین

دیوانخانہ جان جہان - پردہ نمبر (۵)

(جان جہان کا انتظار تاجر یعنی ندیم مصور مین بیقرار نظر آنا۔)

غزل - دہن اساوری - تال وادرا

طرز۔ "مین حمد سے غافل نہین اک آن خدایا۔"

جان جہان شہزادہ

کیون آیا پلٹ کر نہین اب تک وہ مصور
تصویر جو لینے کو گیا بنگلے تہا تاجر
کیا خاک ہو تسکین دلِ بیتاب و توان کو
کچھ حال ہی اوسکا نہ ابھی تک ہوا ظاہر
ہر لحظہ مجھے روز قیامت سے نہین کم
کب تک مین مصور کا ہون منتظر آخر

ہولی - دہن کافی - تال تاچر

طرز۔ "کون جوگن بن آئی۔"

ہمدم وزیر زادہ

ہے عبث بیقراری ۔ کرو اب نہ زاری
(مصور ندیم کو آتا ہو دیکھکر)
وہ آیا دیکھو بہیجا تہا جسکو ۔ تمپر ہوا فضل باری
(ندیم مصور کا روبرو آنا۔)

[illegible]

مین آگیا اب لو انعام دو ۔ کر آیا وہ کام [illegible]
جان [illegible] - پردہ [illegible] شہزادہ
ستمگر گذشت ابہم [illegible]

غزل - دہن شہانہ - تال چاچر

طرز - "دہن پرتے اونکے گمان کیسے کیسے -"

ندیم

سدا اُستاد خوش رہیں حضرت سلامت — نہ رکہیے ذرا دل مین اب رنج و کلفت

یہان سے مین حسن آباد پہونچا — ہوئی شہر مین ہر طرف میری شہرت

طلب مجہکو فرمانے شہ نے اُسی دن — یہ فرمان سنایا بہت کر کے عزت

سجا قصر گلشن مین سب مال اپنا — کہ دیکہیگی کل دختر بادولت

بتعمیل حکم شہنشاہ مینے — سجایا وہان سارا مال تجارت

اُسے دیکہنے آئی جب عالم آرا — نظر آگئی اُسکو تصویر حضرت

مجہے روبرو اپنے بلوا کے اونے — خواصون کو ٹالا وہان سے بحکمت

کہا یہ پسند آیا سب مال تیرا — دو چند اسکی تجہکو عطا ہوگی قیمت

مگر تو بتا ہے یہ تصویر کسکی — مفصل سنا مجہکو ساری حقیقت

عیان اسکے بہرے سے ہوتا ہی کیون غم — حسین تو غضب کا ہے یہ مہر طلعت

جو ترک ادب کا کیا عذر مینے — تو فرمایا دل مین نہ رکہہ اپنے دہشت

بیان تب کیا مینے احوال سارا — جتائی بہت آپ کو اُسکو الفت

کہا یہہی آیا ہون تصویر لینے — کہ دیدار کی ہے بہت اُنکو حسرت

مجہے اپنی تصویر خود اوسنے دیکر — کہا ہمکو اُن سے ہے بڑہکر محبت

(تصویر عالم آرا جان جہان کو دکہانا جان جہان کا
تصویر کو تکتے رہجانا)

دیا اوسنے پیغام بہی آپ کو یہ — کہ دکہلاؤ بہر خدا اپنی صورت

(جان جہان کا تصویر دیکہتے دیکہتے غش کہا کر زمین
پر گرجانا سب حاضرین کا گہبرانا)



انگریزی وزن — دہن زلہ جھنجوٹی - تال دادرا

طرز - اینار ہے یہ ناگ ۱۷

ہمدم و رفیق و ندیم

یارب یہ کیا ہوا - یارب یہ کیا ہوا تصویر دیکھتے ہی شہزادہ کیون گرا

ندیم

دوڑو دوائی خانہ سے گلاب جلد لاؤ

رفیق

ہے ہے خدا کیوا سطے پنڈول تو منگاؤ

ہمدم وزیرزادہ

غش انکو آگیا - غش انکو آگیا ٹپکاؤ زود انکے مُنہ مین یارو کیوڑا

ندیم

نبضین تو چھٹ گئین دونون حال ہی بتر

رفیق

افسوس مردنی سی چھا رہی ہے چہرے پر

ہمدم [illegible]زادہ

شہزادہ جو مُوا - شہزادہ جو مُوا توجان لو کہ ہم سبھون کی آگئی قضا

ندیم

یہہ سانحہ سنینگے جس گھڑی شہ زمان

رفیق

فوراً ہی گر پا برہنہ دوڑے آینگے یہان

تصویر دو چھپا، تصویر دو چھپا ہم سب پر آفت آئیگی یہہ راز جو کھلا

(ایک مصاحب کا تصویر عالم آرا کو چھپانا

عالم شاہ کا مع اہل دربار بدحواس آنا)

ابیات ـ تحت اللفظ

عالم شاہ

اے نمکخوار خاص سچ تبلا میرے فرزند کو ہوا یہہ کیا

ہمدم وزیرزادہ

درد سا دل مین کچھہ اوٹھا ہے جناب بیٹھے بیٹھے غش آگیا ہے جناب

عالم شاہ (چوبدار سے)

جلد کچھہ لوگ شہر دوڑے خاص طبیبون کو عاملون کو لائین

(ایک چوبدار کا باہر جانا شاہ کا اطبا سے فرمانا)

تم تو دیکھو اسے مرض کیا ہے غش سے بیہوش ہو گیا ہے

حاذق طبیب (نبض دیکھکر)

خیر ہے ہو جئے نہ کچھہ دلگیر غش مین ہے مبتلا یہہ ماہ منیر

دم مین فضل خدا سے صحت ہے بیخودی ضعف کی علامت ہے

(شاہ عالم کا سر جان جہان کو زانو پر لیکر آنسو بہانا

ہمدم کا رفیق و ندیم کو اشارے سے بلا کر باہر لیجانا)

مرثیہ ـ دہن بروا ـ تال دادرا

طرز ـ "جب حرم قلعہ شیرین کے برابر آئے"

[عا]لم شاہ

اے مرے پیارے پسر نور نظر لخت جگر وارث تخت و نگین و سپہ و گوہر و زر

مین تو موجود ہون تم کرتے ہو دنیا سے سفر حالت زار یہ میری نہین افسوس نظر

ضعف [...] محو [...] چھوٹے چلے

پارہ پارہ کیا دل اور کمر توڑ چلے

مین تو سمجھا تھا مرا بوجھ اوٹھا لوگے تم — چین سے مجھکو ضعیفی مین بٹھا لوگے تم
کام بگڑے ہوے سب میرے بنا لوگے تم — خوب اس گھر کو مرے بعد سنبھالوگے تم

اس بڑے سے و تکانہ پر دھیان تھا مطلق اب تک
کہ تمھارا ہی مجھے داغ دکھائیگا فلک

ابیات تحت اللفظ

شیدا وزیر

پیر و مرشد سمجھا لیئے دلکو — دیجئے صبر جان بسمل کو
آپ کو دیکھ دیکھ کر بے آس — ہوئی جاتی ہے سب غلامونکو یاس

شیدا وزیر

عالم شاہ

زیست کے ہین ابھی تو سب آثار — کہتے ہی کیا ہو تم یہ استغفار

عالم شاہ

یون تو قدرت سے اسکی سب ہے یقین — پر بظاہر کوئی امید نہین

پہلا ایکٹ — چھٹا سین

راستہ — پردہ نمبر (۱)

(ایک چوبدار کا معہ ملا عامل کے آنا)

انگریزی وزن — دہن زلہ بلاول — تال دادرا

طرز ۔ ” چلو چلو شادی رچی [illegible]

چوبدار

ملا میان جلد چلو ، دم بھی نہ لو ، بھائی ۔ آئی لگائی ب— ملا

کھولو فال، بولو حال کیسے بھرو چین کرو۔
اشرفیاں صدقے مین لو اور ہو سلطان تک رسائی۔ ملّا

انگریزی وزن ـ دھن جھنجوٹی ـ تال قوالی

طرز۔ "آیا ہون مین نوکری کرنے جلدی کام بولو۔"

ملّا عامل

چلتا ہون مین دم لو صاحب پورا کام بولو ـ ہے جن آسیب آیا کسپر اُسکا نام بولو
بیخود ہے یا ہوش مین اسدم وہ گلفام بولو ـ زیرِ شجر سویا تھا یا بالائے بام بولو
علوی کا ہون عامل، سفلی مین بھی کامل ـ جیتنے ہین سب مجھسے ملّا سیانے عالم فاضل
جن آسیب اوتارون دم مین ہے یہ قدرت حاصل ـ پر مجھے دلواؤ گے کیا نقد انعام بولو

ابیات ـ تحت اللفظ

چوبدار

ہے جو شہزادہ اپنا جان جہان ـ ہوش مطلق نہین اسے اس آن
اُسکو تم ہوش مین جو لاؤ گے ـ مال و زر بیشمار پاؤ گے
اب قدم اپنے جلد جلد اوٹھاؤ ـ دیر چلنے مین تم ذرا نہ لگاؤ
(دونون کا جانا)

پہلا ایکٹ ـ ساتوان سین

محل ملکہ زمانیہ ـ پردہ نمبر (۶)

(ملکہ زمان کا اوس کے اندر کرسی پر جلوس فرما
نظر آنا خواصون کا خدمت آئینہ شانہ بجالانا ایک

(رونے کی آواز سنکر مضطر ہونا)

چوبولہ - دہن پرت چ کالنگڑا - تال چاچر

طرز "ہائے اس جا نہین ہے وہ پیارا -"

محکومہ (غائبانہ)

یہہ غضب کیا ہو ایا الٰہی — اس بلبسے گھر پر آئی تباہی
ہائے شمشادِ گلزارِ شاہی — سوئے فردوس ہوتا ہے راہی

ابیات - تحت اللفظ

ملکہ زمانیہ (خواص سے)

خیر تو ہے یہ کون روتا ہے — لوگو وسواس مجھکو ہوتا ہے
کوئی اوس نیکبخت سے کہدے — میرے گھر مین شگون بد نکرے

(خواصون کا صحن مین نکل آنا محکومہ کا پیٹتی اور بےتحاشا چلاتی اندر داخل ہوکر اونسے ملجانا.)

محکومہ (خواص سے)

لوگو بتلاؤ تو کہان ہین حضور — کہدو کیا بیٹھی کرتی ہوا سے حور
سارا اب گھر بسا اوجڑتا ہے — جسکی عاشق ہو وہ بچھڑتا ہے

ملکہ زمانیہ (گھبراکر)

اری کہہ زود تر ادھر آکر — کسلئے اسقدر ہے تو مضطر
حال کسکا ہوا ہے غیر بوا — میرے بچے کی تو خیر بوا

محکومہ (منہ پیٹکر)

وائی بندی کی ہے بری حالت — ابھی ڈسے گئے ہین خود حضرت
گرد گھیرے ہوئے سارے امیر — پیچھے خلقت کی تھی تمام بھیڑ
در دولت سے باغ تک ہے ہجوم — آگے تحقیق کچھہ نہین معلوم

ملکہ زمانیہ (ہاتھہ چھاتی پر مار کے)

میرے لٹنے کو تھے یہ سب ارمان ‏ — ‏ ملتے ہیں میرے خاک میں ارمان

(ہاتھہ سے جگر پکڑ کر مضطرب صحن میں آکر)

اے لوگو بہت ہے دل مضطر ‏ — ‏ کوئی اس دم ذرا وہاں جا کر

میرے بیمار کی خبر لا دو ‏ — ‏ یا وہیں کوئی مجھکو پہونچا دو

کہیو اے لال سے مرے پیارے ‏ — ‏ موئی جاتی ہوں ہول کے مارے

(محکومہ کا دوڑتی ہوی باہر جانا ملکہ زمانیہ کا گود پھیلا کر باہ وزاری چلّانا۔)

لٹتی ہوں میں مجھے بچا یارب ‏ — ‏ میرے بچے پہ رحم کھا یارب

اے کس بیکسیاں دوہائی ہے ‏ — ‏ عمر بھر کی یہی کمائی ہے

(محکومہ کا باہر سے دوڑتی آنا۔)

محکومہ

اے حضور آپکے نمک کی قسم ‏ — ‏ اپنی آنکھوں سے دیکھ آئے ہم

جان کی تو ہر اک طرح سی ہے خیر ‏ — ‏ غش سے ہو گئی ہے حالت غیر

جمع ہیں سیکڑوں حکیم و طبیب ‏ — ‏ دوڑتے پھرتے ہیں امیر و غریب

ابتو پہلے سے ہے بہت فرصت ‏ — ‏ اب کوئی دم میں ہوتی ہے صحت

دوڑسی دوڑ ہو رہی ہے حضور ‏ — ‏ باہر اندر یہی ہے نوکر اے حور

ملکہ زمانیہ (یاس سے)

اے بوا تیرے منہ میں گھی شکر ‏ — ‏ بلکہ اس سے بھی اور کچھ بڑھ کر

تمسے اے لوگو پوچھتی ہوں میں ‏ — ‏ ایسے غش والے بچے دیکھے ہیں

(زمین سے اوٹھکر لڑکھڑاتی ہوی باہر کو چلنا)

محکومہ ‏ — ‏ **ملکہ زمانیہ**

خیر تو ہے چلیں حضور کدھر ‏ — ‏ اری جس جا ہے میرا نور نظر

(خواصون کا باہر جانے سے روکنا)

ملکہ زمانیہ

لوگو مجھہ بدنصیب کو نہ ستاؤ اب مری آبرو سے ہاتھہ اوٹھاؤ
بیٹھو صاحب مین سب سمجھتی ہون واہ واہ کیا مین ایسی ننھی ہون
ارے سب حال تم چھپاتی ہو مجھسے بجا مرا چھڑاتی ہو
کیون مجھے روکتی ہو جانے دو اک نظر جا کے دیکھہ آنے دو

محکومہ (روکر)

سچ ہے دشمن کو بھی یہ داغ نہو گل کسی گھر کا یون چراغ نہو
کیون نہ دل اوٹے اس خوش آئین کا ایک ہی تو ہے اللہ آمین کا

ملکہ زمانیہ

مجھکو جانے دو لوگو باہر اب

محکومہ

کہین ایسا نہ کیجیے کا غضب

محکومہ

گھر سے باہر اگر نکالا قدم آبرو ساری مٹ گئی اوسی دم
ایسی بے پردگی مناسب ہے دل اگر دیکھنے کا طالب ہے
آپ حضرت سے کہلوا بھیجین پردہ کر کے وہ خود بلا بھیجین

ملکہ زمانیہ (جھنجلا کر)

اری دیوانی تو یہ بکتی ہے کیا کسکا پردہ کہان کی شرم و حیا
پردے کا جو بٹھانے والا ہے جبکہ ہمسے وہی بچھڑتا ہے
پھر مین کسکے لیے کرونگی گھر پھر مجھے کسکی آبرو کا خطر
جب تلک اوسکا دم سلامت ہے بندی کو سب کا پاس عزت ہے
دشمنون کو اگر کچھہ اوسکے ہوا یاد رکھنا مرا یہ تم کہنا
پھر کسی کا کہا نہ مانونگی ساری گلیون کی خاک چھانونگی

محکومہ

اے بی توبہ کرو خدا نکرے | خالق اُس سے تمہین جُدا نکرے
تمکو خالق یہ دن نہ دکھلائے | ہے ہے بی نوج وہ گھڑی آئے
بھولا نا نصیب ہو تمکو | پوتا اپنا کھلاؤ اے خوشخو
ہو الٰہی جہان پہ یہ حاکم | رہی دنیا ملک رہی قایم

ملکہ زمانیہ

خیر اچھا جو روکتی ہو مجھے | کہدو جاکر یہ شاہ عالم سے
صبر اب مجھسے ہو نہین سکتا | میرے قابو مین دل نہین میرا
آپ مجھکو بلائے ہین تو بلائین | نہین خود آتی ہون مین سب جائیز
کچھہ تامل کرین گے آپ اگر | نکل آؤنگی سپٹ کر باہر
پاس ناموس پھر نہ رکھونگی | آبرو خاک مین ملا دونگی

(محکومہ کا ہرجانا ملکہ زمانیہ کا
خود بخود رو کر چلانا)

یہی ڈر ہے کہ تم ہو غیرت دار | کہینگا نکلی مان سر بازار
ورنہ اتنی بھی تاب مین لائی | جان پر کھیل کر نکل آئی

پہلا ایکٹ — آٹھوان سین

راستہ — پردہ نمبر (۱)

(ہمدم وزیر زادہ کا رفقائے دیگر سے مشورہ کرکے
ہوئے آنا)

انگریزی وزن - دہن جھنجوٹی - تال قوالی

طرز - "رشوت ہے پولیس کی عام وبا -"

اے یارو تمہیں کیا خبط ہوا | شہزادہ تو اب جاتا ہے موا
تمکو ہر شہ کی وحشت کرتے ہو خوف عزت | کہتے نہیں سچ کیفیت۔ ٹھیک بیلا ہو گیا دوا
سب یار اگر دین مجھکو رضا | تو میں سچ شاہ سے جا
عرض کروں ہے اے حضرت، انکو آزار الفت | عشق نے یہ کر دی حالت، اور نہیں کچھ عارضہ

رفقا

تم فرماتے ہو سب یہ بجا | ہمکو نہیں اسمیں عذر ذرا
کہدو سچ کل کیفیت، آقا تو پائے صحت | گو ہمپر آئے آفت، شہ جو چاہیں دین سزا
(سب کا جانا)

پہلا ایکٹ — نواں سین

دیوانخانہ جان جہان — پردہ نمبر (۵)

(شاہ عالم کا سر بالین جان جہان غمگین بیٹھنا اور شیدا وزیر و دیگر درباریان کا متفکر ایستادہ نظر آنا ایک خواص کا شاہ کو پیام ملکہ زمانیہ پہونچانا)

غزل - وہن تلنگ - تال دادرا

طرز۔ "فکر تجھکو نہیں ہے کام کی سبج -"

محکومہ

سنیگا اے شہ بلند القاب | ملکہ ہیں کمال ہی بیتاب
رو گئے ہیں یہ نکلی آتی ہیں | غم سے حالت ہے انکی حزاب

شیدا وزیر

پردہ ہو جائے تو مناسب ہے | اذن آنے کا دیجیے انکو جناب

عالم شاہ (خواص سے)

کہدو اوس سے کہ آخری دیدار　　دیکھہ جا آکے بیٹے کا تو شتاب

(محکومہ کا جانا)

شیدا وزیر

ساتھہ میرے وہ سب چلیں باہر　　کرتی ہیں جتنے جتنے ملکہ حجاب

(اہل دربار کا باہر جانا ملکہ زمانیہ کا خواص کے ساتھہ

نہایت بیقرار و پروانہ وار آنا)

سوز - دھن پیلو - تال چاچر

طرز "موت سے تیری ہی کتخدائی"

ملکہ زمانیہ

جلد اوٹھکر کلیجے سے لگ جا۔ لال میرے۔ صدقے تیرے، لال میرے

دیر سے بچھڑا ہے اب نہ ترسا۔ لال میرے۔ صدقے تیرے، لال میرے

کیون نہین بولتا منہ سے ہی کیا۔ بے سبب کسلئے مجھسے روٹھا، لال میرے

روٹھا ہے تو اگر تو مناؤن، لال میرے صدقے تیرے۔ لال میرے

ضد جو ہو تیری وہ سب اوٹھاؤن۔ لال میرے صدقے تیرے۔ لال میرے

بے کہے بھید پر کیسے پاؤن، بت نہ بن لو ل منہ سے خدارا۔ لال میرے

ابیات - تحت اللفظ

محکومہ

ملکہ رو کو دل کو سمجھا کر　　بیٹھتی ہو مریض کے سر پر

دشمنون کا تو بیزہ ہے مزاج　　آپ کیا خوب کر رہی ہین علاج

ملکہ زمانیہ (شاہ سے)

بیٹھے بیفکر اب ہین کیا حضرت　　کیجے تدبیر کچھہ ذرا حضرت

عالم شاہ (رو کر)

ملکہ جینے کی بہت تدبیر
پر مین ناچار ہون تری تقدیر
تو بھی اب صبر کر خدا پر چھوڑ
سب ہے اُمید اُس سے اس لو توڑ
جلد تو جا محل مین بہر خدا
ہم طبیبون کو پھر دکھائین ذرا

ملکہ زمانیہ

خیر جاتی ہون مین محل مین پر
جلد جلد اسکی بھیجیگا خبر

(ملکہ زمانیہ کا خواصون کے ساتھہ جانا چوبدار کا
ملا عامل کو لانا شیدا کا سعہ حاذق آنا۔)

چوبدار

ملا صاحب ہین یہ بڑے عامل
رمل مین بھی ہے دخل انہین کامل

عامل شاہ

رمل تم دیکھو اور کھولو فال
کہدو شہزادی کا ہر کیون یہ حال

(ملا کا رمل و فال سے شہزادے کا حال
دریافت کرکے عرض کرنا۔)

انگریزی وزن۔ دھن بھوپالی۔ تال قوالی

طرز۔ " مائی گرینڈ فادرس کلارک "

ملا عامل

اُسیبی کچھہ اسرار، انکو تو ہنین زنہار،
اور نہ یہ ہین کچھہ بیمار، اے سلطان
الفت کا ہے آزار، غش کی ہین سب آثار
دیکھی ہے تصویر یار، اے سلطان
انکے ہین جتنے یار، اُن سب سے آپ اکبار
کیجئے یہ استفسار، اے سلطان
کون انکی ہے دلدار، کس پر ہے انکا پیار
یہ تو ہین عاشق زار، اے سلطان
صدقے ہون جب بنار، ہونگے تب یہ ہشیار
مسکین ہے تا العبدار، اے سلطان
جب دیکھی رمل و فال، تب جانا یہ احوال،
صدقہ ہے جان کا مال، نہ ہوی بھی ہے کنگال

ابیات ــ تحت اللفظ

عالم شاہ (چوبدار سے)

ملا صاحب کو تو ابھی دو دینار — جا کے دلو اخزانچی سے ہزار

(چوبدار کا مع ملا جانا شاہ کا حاضرین سے تدابیر استفسار فرمانا)

بولو اب یارو کیا کرون تدبیر — دام الفت مین ہیہ تو نکلے اسیر
ہوتا کوئی مرض تو کرتے دوا — عشق کا ہم کرین علاج اب کیا

غزل - دہن تلنگ - تال دادرا

طرز - "فکر تجھکو نہین ہے کام کی ہیچ -"

حاذق

اب تردد نہ کچھہ حضور کرین — دل سے رنج و ملال دور کرین
سنگ افگار ہی تو آپ اپنا — شیشۂ دل نہ چور چور کرین
انکے یارو نے لیکن استفسار — حال عشق آپ بالضرور کرین
ہین فدا کسپہ ہیہ کہان ہیں وہ — آپ دریافت سب امور کرین
دم ولا سے کیا تھا پوچھے پر — تا نہ بتلانے مین قصور کرین

(ہمدم کا آنا)

شادی انکی اسی سے کروبیجے — جو پسند اب یہ رشک حور کرین

لاونی - دہن زلہ کلیان تال بریلوی ٹھیکہ

طرز - "ہوئی برباد کل محنت -"

ہمدم وزیر زادہ

کرین کیا عرض اے حضرت — نہایت ہمکو ہے وحشت
ہے اک حسن آباد کی شہزادی گلفام — سنتے ہین اُس حور کا عالم آرا نام
انہین اوسکی ہوئی الفت — نہایت ہمکو ہے وحشت
ان پر ہے عاشق بدل وہ بھی گلاندام — قاصد سے بھیجا انہین اوسنے یہ پیغام

دکھاجاؤ ذرا صورت — نہایت ہمکو ہے وحشت

قاصد نے دکھلائی جو اوس بت کی تصویر — غش کھا کر گرا گرے مثل نخچیر

ہوئی انکی عجب حالت — نہایت انکی ہے وحشت

ابیات ـ تحت اللفظ

حاذق (شاہ سے ہمدم کیطرف اشارہ کر کے)

شاہزادے کے راز دار ہین یہ — بے تکلف ہین جانثار ہین یہ

اسلئے کہئے کہ یہہ ذرا جا کر — کان مین اُسکے قسم کے چلا کر

عالم آرا کا دین پیام طلب — ظن غالب ہے سنکے نام طلب

کھولدین آنکھہ آپ ہی فی الفور — رفع ہوجائے بیخودی فی الفور

پروم ہوش جو وہ فرمائین — سب اُسی وقت یہہ بجا لائین

آپ سے گر طلب کرین رخصت — آپ بھی کچہہ نکیجیے حجت

زندگی انکی ہے اگر منظور — روکنا مصلحت نہین ہے حضور

عالم شاہ (ہمدم سے)

جائے ہین اب یہا نسے باہر ہم — جیسا کہتے ہین یہہ کرو ہمدم

جو کہیگا یہہ سب سمجھہ لینگے — ہمتو رخصت بھی اسکو کردینگے

(شاہ کا معہ وزیر اور اطبا وغیرہ جاکر ایک گوشہ مین چپ رہنا ہمدم کا جان جہانکے کان پر چلا کر کہنا)

ہمدم وزیرزادہ

آج اک قاصد اور آیا ہے — پھر پیام طلب وہ لایا ہے

کہئے جو کچہہ وہ کہدیا جائے — جیسا ارشاد ہو کیا جائے

(جان جہان کا آنکھہ کھولکر سوئے ہمدم بغور دیکھتے رہنا اور خوش ہوکر کہنا)

جان جہان شاہزادہ

سچ بتا اور قاصد آیا ہے — پہر مجہے اُسنے کیا بلایا ہے

ہمدم وزیرزادہ

جو کہا مینے سچ ہے سب وہ حضور — عرض کرنا خلاف تہا کیا ضرور

جان جہان شاہزادہ

ہمین کا ہیکو جانے دیگا کوئی — کب گوارا بہلا کریگا کوئی
ہمتوا ے غمگسار ہین بے آس — دید دلدار سے ہین تو ہے یاس

غزل - دہن کلیان - تال قوالی

طرز - "عجب صنم کی ادائین دیکہین -"

جان جہان شاہزادہ

ہم آئین کسطرح راہ یارا نہین ہے بس پیاری عالم آرا — ہو کیسے دیدار اب تمہارا نہین ہے بس پیاری عالم آرا
وہ دلکو اسدم ہے بیقراری کہ تلخ ہے زندگی ہماری — غم جدائی نے ہمکو مارا نہین ہے بس پیاری عالم آرا
جو اختیار آہ کچھہ بہی پاتے تو بے بلائے ہم آپ آتے — جدائی ہو سکتی کب گوارا نہین ہے بس پیاری عالم آرا
نہ دینگے والد ہمین اجازت نہ والدہ کرسکینگی رخصت — کرے یہ کیا اب تمہارا پیارا نہین ہے بس پیاری عالم آرا
جو آئی نا بکی تو آتے ہین ہم نہین تو بس جانتے جاتے ہین ہم — کہ آگے مان باپکے ہمارا نہین ہے بس پیاری عالم آرا

(عالم شاہ کا معہ شیدا وزیر ظاہر ہو جانا اور جان جہان کو منانا)

غزل - دہن سارنگ - تال دادرا

طرز - "ظلم جسنے کیا وہ خوار ہوا ہی رہین -"

عالم شاہ

حسن آباد کو تم شوق سے جانا پیارے — بیاہ کر اپنی دلارام کو لانا پیارے
باپ کب بہیجتے ہین اُسکو پیام شادی — آج ہی کرتے ہین قاصد کو روانہ پیارے
مان لی شادی اگر اُسنے تو پہر ہے کیا غم — ورنہ جنگ اُس سے کرینگے جو نہ مانا پیارے
ساتھہ جائیگا تمہاری معہ لشکر شیدا — سب وزیر و مکین ہی بڑہائینگی ہی دانا پیارے
عالم آرا سے بہر حال ملا دینگے تمہین — کہتے ہین سچ نہین کرتے ہین بہانا پیارے

نہ رکھو مرے پانون پر سر سدہارو　　نہین روکتا ہاتھ کیون جوڑتے ہو
نہین کچھہ زمانے سے واقف ابہی تم　　یہ آفت نئی اپنے سر اوڑہ لیتے ہو

(عالم شاہ کا رو رو کر شیدا وزیر سے فرمانا)

ابیات تحت اللفظ

عالم شاہ

اے وفادار خاص اے ہمدم　　جا تو ہمراہ صاحب عالم
اسلئے تجھکو ساتھہ کرتا ہون　　کجروی سے فلک کی ڈرتا ہون
کہ ابھی ہے یہ نو اسیر ستم　　نیک و بد سے نہین ہے کچھہ محرم
قصد گھر چڑہ کے ہے مقابلے کا　　عزم بالجزم ہے مجادلے کا
الجھین بیجا تو روک لینا تو　　تا بمقدور طرح دینا تو
شاہ کو دینا میرا یہ پیغام　　عقد تو ہے طریقت اسلام
اسمین صاحب مضایقہ کیا ہے　　مہربان یہ تو رسم دنیا ہے
تا بمقدور صلح کرنا تو　　رنج بہی ہو تو درگذرنا تو
یون نہ مانے تو رعب دکھلانا　　میری جانب سے خوب دھمکانا
خود ہے تو ذیشعور دانشمند　　تجھکو بیکار ہے نصیحت و پند
خیر جیسا محل ہو موقع ہو　　پر نہ غافل تو ایک دم رہیو
دہوم سے اسکی کیجیو شادی　　مانیو پر نہ خانہ دامادی

شیدا وزیر

آپ تشویش کیجئے نہ ذرا　　دل مین جا غم کو دیجئے نہ ذرا
پیر و مرشد اگر خدا چاہے　　صلح وہ خود بالتجا چاہے
نوبت اُس سے نہ کچھہ فساد کی آئے　　آپ راضی وہ عقد پر ہو جائے

جان جہان شاہزادہ

تمتو ہمراہ لیکے ساز سفر　　مع شاگرد پیشہ و لشکر

(جان جہان کا آٹھ آٹھ آنسو رونا اور پدر سے طالب رخصت ہونا)



غزل - دہن کالنگڑا - تال دادرا

طرز "بہتر ہے جفا یار کی اوروں کی کرم سے"

جان جہان شاہزادہ

روکے سے نہین رکتا دل شیدا مرا والد
وحشت مین بڑہا قیس سے رتبا مرا والد

جاتی ہے مری جان مجہے رخصت ابہی کر دو
منظور اگر تمکو ہو جینا مرا والد

کر دو گے نہ رخصت جو مجہے آج ہی تا شام
تو دیکہو گے کل صبح جنازا مرا والد

غزل - دہن تلنگ - تال چرچا

طرز "غضب کی ہین غمزے ستم کی ادائین"

عالم شاہ

عبث آنکہین رو رو کی تم پہوڑتی ہو
مرے دلکو توڑو اگر توڑتے ہو

کرو شوق سے تم سفر میرے پیارے
خفا ہو کے منہ اپنا کیون موڑتے ہو

مرے نوجوان تمتو ہوتے ہو رخصت
ضعیفی مین کسپر مجہے چہوڑتے ہو

کوچ بس ہمسے پہلے کر جاؤ — خشکی کی راہ سے مگر جاؤ
آملتے ہین ہم تری ڈگر ہی سے — تم پہونچ جاؤ ہمسے وان پہلے

(شیدا وزیر کا شاہ عالم سے رخصت ہوجانا)

شیدا وزیر

حکم رخصت ہو اب شہ عالم

عالم شاہ

جا خدا حافظ اے مرے ہمدم

(شیدا وزیر و عالم شاہ کا باہر جانا ملکہ زمانیہ کا مو خواصون کے گھبرائے ہوئے آنا)

ٹھمری - دہن بروا - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "پریت مین تیری اے پرمیشور -"

ملکہ زمانیہ

جان جہان مین یہ سنتی ہون آج تری تیاری ہے — کون مرے اس دکھ کو بانٹے مان تیری دکھیاری ہے
ویران کرکے میری گھر کو جس آباد کیا تم نے ہو — خیر خدا حافظ ہے سدا ہر وجہ ہی مرضی تمہاری ہے
یہ دکھ کس سے روتی جاؤن کیونکر دلکو مین سمجھاؤن — بہتر ہے یہی جان گنواؤن اب مجھ کو جینا بھاری ہے

غزل - دہن زلہ - تال دادرا

طرز - "چھوڑ دینگے ہم وفا سے نا اہل فاعوض -"

جان جہان شاہزادہ

مین جلد پھر کر آؤنگا اے مان نہ کھاؤ غم — ہو جاؤن قدمون پر ابھی قربان نہ کھاؤ غم
اترا عشق لیتا ہے جان میری والدہ — جانے دو اسکا ہی بھی درمان نہ کھاؤ غم
راضی سے تم کرو مجھے رخصت شتاب امّیا — سر پر ہے میرے سایہ یزدان نہ کھاؤ غم

ابیات - تحت اللفظ

ملکہ زمانیہ

خیر واری سدھاریئے بہتر — رکھ لیا سنگ صبر چھاتی پر

(جان جہان کا جانے کے لئے تیار ہوتا)

(ملکہ زمانیہ کا چلانا۔)

جانی اللہ کی پناہ تمہین — ہونہ زنہار رنج راہ تمہین
دھیان میرا ذرا ضرور رہے — مین جیون لب پہ دل سی دور رہے
رحم کہانا مری ضعیفی پر — بھیجتے رہیو دمبدم کی خبر

پہلا ایکٹ — دسوان سین

راستہ — پردہ نمبر (۱)

(چند سپاہیان ہمراہی شہزادہ وزیر کا آنا۔)

کہروا- دہن کالنگڑا- تال کہروا

طرز- "چلے چلے اپنے وطن کو سب-"

چند سپاہی

چلین چلین حسن آباد کو اب — شہزادے پہلے پہونچین سب
خشکی کے رستے سے چلے ہم شہ کی ہمراہ — راہ تری سے پہونچیگا وان اب جان جہان بیچارہ
جان جہان کی عالم آرا سی شادی کرلائین — عذر سلیمان بخت کرے تو اوس سے جنگ مچائین

(سب کا جانا۔)

پہلا ایکٹ — گیارہوان سین

دربار شاہ حسن آباد — پردہ نمبر (۹)

(سلیمان بخت شاہ حسن آباد کا اپنے وزرا سے مشورہ کرتے ہوے نظر آنا۔)

غزل - دہن بہیرون تال پنجابی ٹہیکہ

طرز - ارے یہ ہین وہ بیوفا تو بیوفائی کر گئی -

سلیمان بخت

اے وزیرو ہمکو ہی اک فکر اب لیل و نہار
دل کو اکدم بہی نہین جسکے سبب آتا قرار

عالم آرا اور گلشن آرا دونون بیٹیان
ہو گئی ہین ماہ دولت کی جوان وہوشیار

دونون ہیہ کد بانو ہو جائین کہین اب زوجہ
دین کا انکے ار جائے ہمارے سرسے بار

جلد ہو جائین کہین اب نسبتین انکی تلاش
ڈہونڈ ہیے جائین شاہزادے ذی شعور و نامدار

(وزرا کا بائے تخت چومکر دست بستہ عرض کرنا)

ابیات - تحت اللفظ

روشن بخت

پیر و مرشد بہت مناسب ہے
سب پہ حضرت کی رائے غالب ہے

حسب ارشاد قبلۂ عالم
شاہزادے تلاش کرتے ہین ہم

مگر اتنی نہ چاہیے تعجیل
کیلئے یہ مقدمہ ہے جلیل

خانہ زادون کو حکم ہو جائے
نسبت اک اک بجا ہے جو لائے

خوب دریافت کر کے انکا نسب
دیکھکر حسن وضع و علم و ادب

عرض ہو پیشگاہ حضرت مین
جو سمائین نگاہ حضرت مین

بس وہ تجویز کر لئے جائین
آ گئے جو حکم ہو بجا لائین

سلیمان بخت

دل ہوا ہے تمہاری شاد
حکم تمکو دیا بلا میعاد

شہرت اس امر کی ابہی دیجائے
خیر خواہی سے جستجو کیجائے

(جاسوس کا آنا)

جاسوس

ہو شہنشاہ کی فزون حشمت
اور ہر دم ترقیٔ دولت

عشق آباد کا جو ایک وزیر — اپنے ہمراہ لا کے فوج کثیر
کل سے اوترا ہے قرب شہر پناہ — اس گھڑی وہ یہاں بشوکت و جاہ
آتا ہے اب ملازمت کو شہا — در دولت کے قرب آ پہنچا
رکھتا ہے یہ وزیر شیدا نام — شاہ عالم کا لایا ہے پیغام

(سلیمان بخت کا اپنے وزیر سے فرمانا)

سلیمان بخت

جلد جا اے وزیر ذو فطرت — لا یہاں اسکو تو بصد عزت

(وزیر اعظم کا جانا)

گائے اس آن کوئی رامشگر — تا کہ بہلے ذرا دل مضطر

(رامشگر کا شاہ کی مدح گانا)

غزل - دہن زلہ پیلو - تال پشتو

طرز - "ہجر میں نالہ شبگیر ہے اللہ اللہ -"

زہرہ رامشگر

کون ہمسر ہے ترا اے شہ والا اقبال — تیری پابوسی کی رکھتا ہے تمنا اقبال
باعث فخر سلاطین تیری خدمت ہے — اللہ اللہ یہ تقدیر یہ تیرا اقبال
آئینہ داری تیری کرتا سکندر منظور — کفش برداری کا کرتا تیری دارا اقبال
تجھسے اے بحر کرم پھر کے کوئی جائے کہاں — تیرا بدخواہ جو فرعون ہو تو موسیٰ اقبال
ہے یہی شام و سحر ورد زبان آئے اگر — میرے سلطان کا یارب ہو دوبالا اقبال

(شیدا وزیر کا ہمراہی روشن بخت وزیر آنا اور پایہ تخت کو چوم کر دست بستہ پیام عالم شاہ زبان پر لانا)

ابیات - تحت اللفظ

شیدا وزیر

اے شہنشاہ عالی جاہ و نسب — عرض فدوی ہے یہ بعجز و ادب
کہ مرے بادشاہ نے مجھکو — آپ کے پاس اے شہ خوشخو
شاہزادہ کے ساتھہ بھیجا ہے — چند دن قبل بندہ آیا ہے
پیچھے تشریف وہ بھی لاتا ہے — راستے سے تری گر آتا ہے
آج اغلب ہے دسوین منزل ہو — کل تلک چاہیے تو داخل ہو
اور اوس تاجور نے بعد سلام — یہہ دیا ہے حضور کو پیغام
کہ ہمارا گل ریاض مراد — بوستان امید کا شمشاد
خدمت شاہ مین ہو پہنچتا ہے — مطلب اس بھیجنے مین اتنا ہے
چاہتا ہے نیاز مند قدیم — کہ بپاسِ وداد و خلق عمیم
حسب فرمودہ خدا و رسول — بندہ زادہ غلامی مین ہو قبول
مرحمت جو ہو اب جواب پیام — لکھے وہ اپنے شاہ کو یہ غلام

سلیمان بخت

شاہزادہ نہ آئیگا جب تک — اسکو دیکھا نہ جائیگا جب تک
کچھہ نہ دیجائیگی زبان ہمتین — ابھی کرتے ہین میہمان ہمتین

(اپنے وزیر سے)

سرفرازی کا انکو خلعت ہو — قصر اک رہنے کو عنایت ہو
آئیگا جب یہان وہ خوش اقبال — ہم چلینگے برائے استقبال

* * *

پہلا ایکٹ — بارہوان سین

* * *

دیوانخانہ عالم آرا — پردہ نمبر (۲)

* * *

(عالم آرا کا دلربا کے ساتھہ سیر آرانا ۔)

غزل - دہن بہوپالی - تال دادرا

طرز - ”مرگیا جو ہوئی بس آج قیامت اوسکی -“

عالم آرا

آہ سوزان مین میری ہائے اثر کچھہ بھی نہین — مین جلی جاتی ہون اور اوسکو خبر کچھہ بھی نہین
کیسے بیرحم وجفا پر آیا ہے دل — جان بلب ہون مین ادہر اور اودہر کچھہ بھی نہین
پاس عصمت کے سے قدم رکھہ نہین سکتی باہر — ورنہ دور اوسکے ہے کوچے کا سفر کچھہ بھی نہین
جانے دیتا نہین وان عزت والد کا خیال — جان جانے کا تو اپنی مجھے ڈر کچھہ بھی نہین
مین ملون یار سے اور باپ کی عزت بھی رہے — ایسا بتلاتی ہے تو مجھکو ہنر کچھہ بھی نہین
دل دکھاتی ہے بہت پند و نصیحت سے مرا — مہر مجھپر تری اے رشک قمر کچھہ بھی نہین

(دلربا کا سمجھانا)

غزل - دہن دیس - تال پشتو

طرز ”ہے حقیقی عشق انہین لوگونکا دہ پہلے مرنے مرگئے -“

دلربا و وزیر زادی

اری عالم آرا نہ رنج کر تو اکسطرف کو خیال ہے — تو خدا سے دل مین امید رکھ نہین ملنا اسکا محال ہے
ذرا جی کو اپنے سنبھال تو غم و رنج دلسے نکال تو — اری ہوگی رسوا کمال تو یہی خستہ ہو ترا حال ہے
ترا اوجہی دکھتا ہی نہ ہے نگرو نگی پند مین اب تجھے — مگر اپنے دلسے بھلا وہ دے مری پند کا جو ملال ہے
پتا اوسکا جلد لگاؤنگی سبب سے اسکو بلاؤنگی — تری شادی اس سے رچاؤنگی مجھے فکر اب یہ کمال ہے
غم و رنج اب تو نکر ذرا یہان آتا ہے ترا دلربا — گئی ونگا گھر سے وہ چل چکا یہی لگی اجر تو فال ہے

(ایکزٹ ہر دو)

* * *

پہلا ایکٹ — تیرہوان سین

* * *

ساحل قریب حسن آباد — پردہ نمبر (۱۰)

(سلیمان بخت کا معہ شیدا اور اپنے اہلکاروں کے بہر استقبال جان جہاں ساحل دریا پر پہونچکر منتظر جہاز نظر آنا)

انگریزی وزن - دہن سندہڑا - تال دادرا

طرز - "اے خوبپسند اب بھی اسکو تو قبول کر"

سلیمان بخت

آتا نظر نہیں ابھی کہیں جہاز ہے
دکھلاؤ تو کدہر اے شیدا اسباب ہے
ہو وہی جہاز کہ جسکو امتیاز ہے
سر ہو سلامی حلہ شکر بے نیاز ہے

شیدا وزیر

دیکھئے تو دیکھا پر ہے فاصلہ دراز
پیش نظر حضور اڑتی جبکہ ہیں قاز
لا ریب ہے وہی یہ ای جہاں نواز
شکر اسکی کی اڑ ہوں دو رکعتیں نماز

(سلامی کی توپیں سر ہونا شیدا کا مصروف دوگانہ ہوجانا جہاز پر پہونچنا جہاز کا آنا شیدا کا سلیمان بخت کو جان جہان کی شان اشارے سے دکھلانا)

گت - دہن زلہ - تال قوالی

طرز - "بنا ٹہنا جوبن کر سنگہار"

خلاصی

ٹوٹو تو ہلکر سب اک بار
کردے خدایا بیڑا پار
ہم ہیں تیرے بندے ناچار
سب کا ہے تو مالک مختار
عاصی ہیں سب ہم تو غفار
تیرا کرم ہے اب درکار

(ناخدا کا دوربین سے طوفان آتا ہوا دیکھکر چلانا سب کا گھبرانا)

ابیات - سخت اللفظ

ناخدا (چلاکر)

لوگو طوفان باد تند آیا — ہائے ساحل ابھی نہیں پایا
باندہ دو جلد جلد سب پردے — کوئی بار وا ڈان ابھی کہدے

(خلاصیون کا جلد جلد پردے باندھتے جانا

مسافرون کا رونا چلانا)

کیجیے نالہ و بکا موقوف — سب مسلمان دعا مین ہون مصروف

(طوفان کا آنا تاریکی کا چھانا بجلی کا چمکنا بادل کا گرجنا)

جان جہان شاہزادہ (زور و کر)

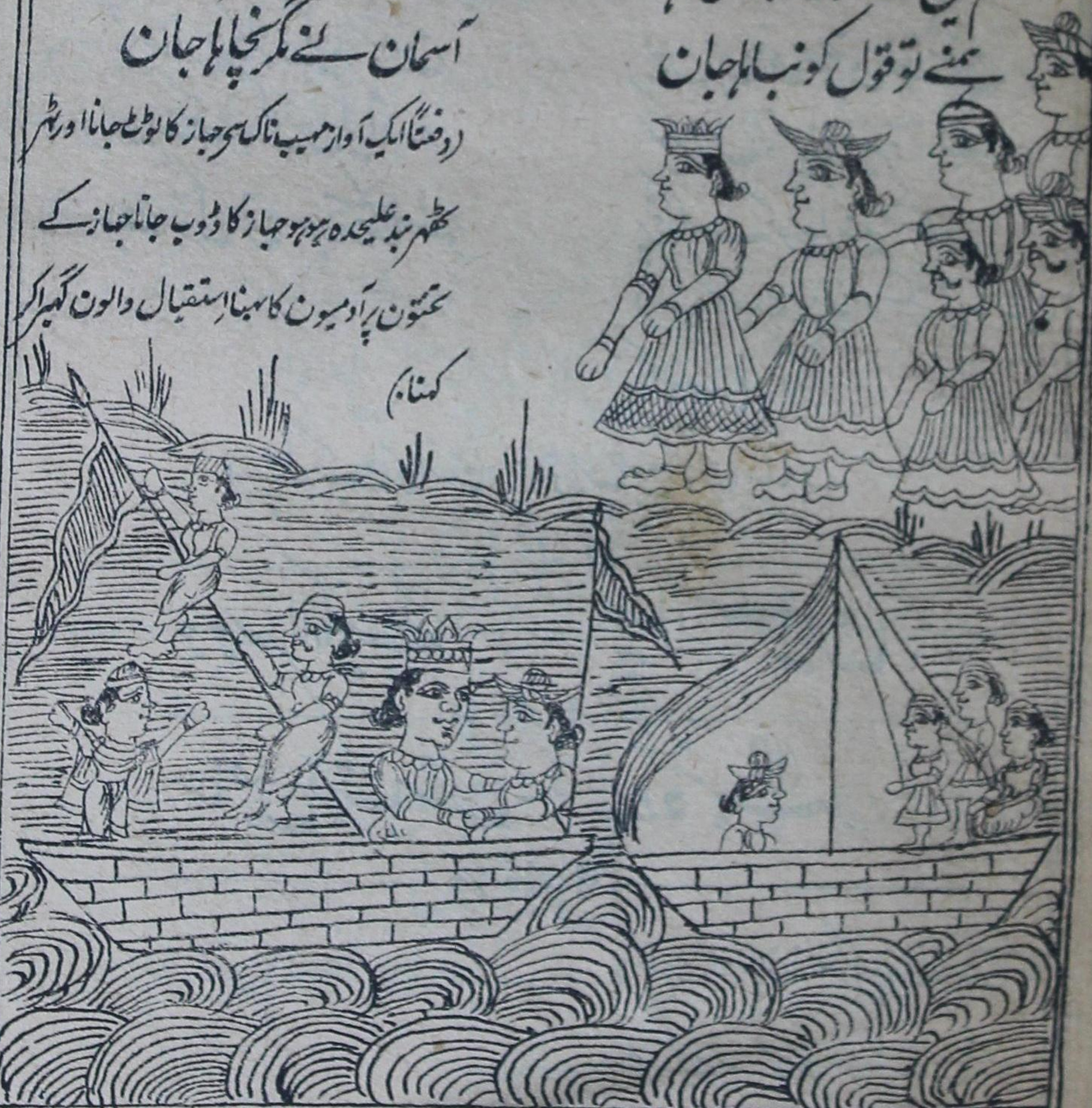
زمین سے زندہ گر کوئی رہنا — تو یہ او سب بحر جس سے کہنا
ہمنے تو قول کو نباہا جان — آسمان نے مگر نچاہا جان

(دفعتًا ایک آواز مہیب ناک سے جہاز کا ٹوٹ جانا اور ٹکڑے

ٹکڑے ہوکر علیحدہ ہو جہاز کا ڈوب جانا جہاز کے

تختون پر آدمیون کا بہنا استقبال والون گبھرا کر

کہنا)



روشن بخت

ارے دوڑو شناورونکو بلاؤ — ہائے رے جلد کوئی جال منگاؤ

شیدا وزیر

زندہ شہزادیکو جو لائیگا
خلعت بے بہا وہ پائیگا

(کل اجزار جہاز کا معہ مسافرون کی نظر سے غائب ہوجانا)

سلیمان بخت

ہے جوانی پر اوسکی کیا افسوس
ہوچکا جو کہ ہونا تہا افسوس

(شیدا وزیر سے)

تم ہماری طرف سے بعد سلام
شاہ کو اپنے ویجیو یہ پیام

بہائی صاحب خدا ہی خوب آگاہ
صدمہ جیسا کہ یہ ہوا جانکاہ

مگر انسان کا زور کیا مشفق
یون ہی تہی مرضی خدا مشفق

اور اسکے سوا کہین کیا آہ
تمکو اس غم مین صبر دے اللہ

ہمنے تو کی تہی سب رضا کے حضور
پر فلک کو ہوا نہ یہ منظور

(سب کا حیرت مین آنا اور سکتے کی حالت مین تکتے رہجانا)

(پہلے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا)

دوسرا ایکٹ — پہلا سین

ساحل قبرستان - پردہ نمبر (۱۱)

(شعلہ پری کا معہ اپنی خواصونکے چاندنی رات مین شکار ماہی کہیلے ہوئے نظر آنا اور شست مین تختہ جہاز الجہنے سے جیسے جان جہان سہا جاتا تہا گہبرا کر خواصون کو بلاتا۔)

کہروا ـ دہن پیلو ـ تال کہروا

طرز ـ "گوری دہیرے چلو گگری جہلک نا جائے ـ"

شعلہ پری

کہینچو کہینچو کوئی ڈہیلی پہنسی ہماری ـ پہنسی ہماری ہاں پہنسی ہماری ملکہ ـ کہینچو
شست نہین اب رکتی مجہہ سے ـ تہک گئے ہاتہہ ہوئی عاری ـ کہینچو

(خواصون دوڑتے ہوئے آنا اور شست اپنی ہاتہونمین لیکر شعلہ کو وہان سے ہٹانا)

خواصین

کہینچین ہم سب ـ تم ہٹ جاؤ ـ اس ارا میں ہے کچہہ بہاری ـــــ کہینچو

(شعلہ پری کا شست چہوڑکر دور کہڑی ہوجانا خواصونکے شست کہینچنے سے تختہ جہاز کا نظر آنا اور جہانجہان کی روشنی رخ دیکہکر خواصون کا گہبرانا)

کہروا ـ دہن کالنگڑا ـ تال کہروا

طرز ـ "ندیا لو ہمارے سنگ چلو ـ"

محفل افروز پری

دریا پہ ہے بہنا یہ کیا روشن ـ چاندنی ہے یا سانپ کا من ـــــ دریا ـ

بزم آرا پری

چاندنی کیسی من کا ہے کا ـ عکس تہرا ہے پرُ فن ـــــ دریا

رونق افروز پری

خاک تمہارے دیدونین یہ تو ـ مردہ ہے کوئی غنچہ دہن ـــــ دریا ـ

شعلہ پری

روشنی لاؤمین بہی تو دیکہون ـ کیسا ہے وہ سیم بدن ـــــ دریا ـ

(رونق افروز پری کا روشنی لانیکو جانا)

(محفل افروز کا شعلہ کے پاس چلی آنا)

ابیات سخت اللفظ

محفل افروز پری

پاس اُسکے حضور آپ نہ جائین
ہمسے کہیے کہ پہلے ہم دیکھہ آئین

اور تو کوئی ڈر نہین یان ہے
پر بلا کا فریب انسان ہے

(رونق افروز کا روشنی لانا اور سب خواصون کا ساحل پر آنا)

بزم آرا پری

اے پری ہی کوئی بنی آدم
شک نہین اسمین کچہہ خدا کی قسم

دیکہنا حور کی سی صورت ہے
نور ہے یا بشر کی خلقت ہے

رونق افروز پری

دیکہنا مردہ پر بہی جوبن ہے
کس قدر چہرہ اسکا روشن ہے

محفل افروز پری

حیف ایسا وہ کون تہا جلاد
جسنے ایسے حسین پہ کی بیداد

بزم آرا پری (رونق افروز سے)

دیکہہ کچہہ دم ہے اسے ڈر کیا

رونق افروز پری (نبض دیکہکر)

رمقے جان ہے جناب آسا

(محفل افروز کا جہٹپکر شعلہ کے پاس آنا)

محفل افروز پری

ہے وہ اک میت بنی آدم
مگر آفت کا اُسپہ ہے عالم

برق وش ہے وہ صورت پرنور
ہے اُسی رخ کی روشنی یہ حضور

شعلہ پری

اری وہ رشک حور جیتا ہے

محفل افروز پری

اجی ہان ہان حضور جیتا ہے

شعلہ پری

پاس سے ہم بھی اک نظر دیکھین — کیسی ہے صورت بشر دیکھین

(شعلہ کا محفل افروز کے ساتھ ساحل پر آنا اور جان جہان کو بجنور دیکھ کر اوسپر فریفتہ ہوجانا)

بزم آرا پری — **دولت افروز پری**

کس قدر ہے حسین یہ غم نوش — ہے یہی حسن برق خرمن ہوش

(شعلہ کا بیخود ہوجانا سب کا گھبرانا)

کہروا ۔ دہن زلہ ۔ تال کہروا

طرز ۔ "آؤ ذرا اب ہوش مین ۔"

سب خواصین

غش آگیا شاہزادی کو — چھڑکو چھڑکو گلاب چھڑکو چھڑکو گلاب ۔ ـــــ غش

جسم پر اسکے مارو چھینٹے — لاؤ پانی شتاب ۔ لاؤ پانی شتاب ۔ ـــــ غش

لاؤ گھر سے اور پنکھے — دین ہوا بحساب ۔ دین ہوا بحساب ۔ ـــــ غش

دیکھگی خوبی اس بشر کی — ہے یہ حالت خراب ۔ ہے یہ حالت خراب ۔ ـــــ غش

پوچھے سبب گر اسکی مادر — دینگے ہم کیا جواب ۔ دینگے ہم کیا جواب ۔ ـــــ غش

یہ جو خبر ہو شاہ جن کو + — ہوگا ہمپر عتاب ۔ ہوگا ہمپر عتاب ۔ ـــــ غش

(شعلہ پری کا ہوش مین آنا اور اپنی خواصون سے جان جہان کو اٹھا لے چلنے کیواسطے فرمانا)

غزل ۔ دہن کھماچ ۔ تال چاچر

طرز ۔ "بخوبی ذرا ابر اکھول پیارے ۔"

شعلہ پری

غضب کا حسین یہ تو ہی ماہ پارا — اسے کس جفا کار نے ہاے مارا

عیان اسکے چہرہ سے شہزادگی ہے — امارت ہے پیشانی سے آشکارا

ہمین رحم آتا ہے اسپر نہایت — نہین اسکی تکلیف ہمکو گوارا

شفا یہ بشر پائے جس سے اے پریو — کرو فکر ایسی کوئی تم خدارا
علاج اسکا یہ چلکے گھر میں کرو تم — یہ مہمان ہے تا بہ صحت ہمارا

(پریون کا جان جہان کو گھر لیجا نیکے لئے اوٹھانا۔)



دوسرا ایکٹ ——— دوسرا سین

دیوانخانہ عالم آرا —— پردہ نمبر (۲)

(عالم آرا کا فراق جان جہان مین بیقرار آنا۔)

غزل - دہن کالنگڑا - تال قوالی

طرز - "ہم اُنہین کو لے لو گو نیک جانو -"

عالم آرا شاہزادی

فراق جان جہان مین یارب ہونگی مین بیقرار کب تک — دکھائیگا مجھکو شکل اپنی مرا بت گلعذار کب تک

نہ کوئی مکتوب لکھہ کر بہیجا نہ خود ہی اب تک وہ شوخ آیا | جو وعدہ آنیکا تہا وہ گذرا کرونمین اب انتظار کب تک
خزان نے بہڑکائی آگ تن مین یہ لہہ ہے ہوئینین اپنے منیز | قدم دہر یگی مرے چمن مین نسیم صبح بہار کب تک

(نورجان خواص کا گانا)

ابیات ــ تحت اللفظ

نورجان خواص

یہ کئی دن سے ہے خبر مشہور | کسی شہزادے کا جہاز حضور
اسطرف کو کہین سے آیا تہا | یان تک آنے بہی وہ نپایا تہا
کہ چلی ایسی کچہہ ہوا ناساز | غرق اک دم مین ہوگیا وہ جہاز

عالم آرا شاہزادی (گہبراکر)

یہہ بہی معلوم ہے اری تجہکو | کہین میرا ہی وہ نگار نہو
نام کیا اوس قمر عذار کا تہا | رہنے والا وہ کس دیار کا تہا

نورجان خواص (ٹالکر)

آپ وسواس کیجئے نہ حضور | بدگمانی کو دل سے رکہئے دور
یہ کوئی اور شاہزادہ تہا | اسکا تو سیر کا ارادہ تہا

(عالم آرا کا زیادہ گہبرانا اور دلربا کا گانا)

غزل ــ دہن زلہ ــ تال دادرا

طرز ــ ان دنون جوش جنون ہی ترے دیوانہ کو ۔۔۔

عالم آرا شاہزادی

حیف صد حیف سنی کیا یہ خبر وحشت کی | ہمکو امید مقدر سے نہین راحت کی
دلربا جو کہین دلدار ہمارا یہہ ہوا | تو مین قربان گئی واہ جی کیا ہمت کی
پہونچا یا تک تو وہ تکلیف اوٹہا کر لیکن | آہ برباد گئی پیارے نے جو محنت کی
میرے خالق ہو کہین دل کا یہ وسواس غلط | کس زبان سے کرون تعریف تیری قدرت کی

(عالم آرا کا آنسو بہانا دلربا کا منانا)

ٹھمری۔ دھن گوری۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔ "لگری اوتار لے گردھاری۔"

گرو دو یہ دور فکر اے پیاری ——— مان لو یہ بات ہماری ——— گرو دو
اور کوئی تھا وہ شہزادہ ——— ناحق ہے یہ زاری ——— گرو دو
حق سے دعا ہے یہ کہ برآئے ——— جلد امید تمھاری ——— گرو دو
شام و سحر سیر گلشن سے ——— جی بہلاؤ واری ——— گرو دو

(عالم آرا کا دیوانہ وار قدم بڑھانا سب کا اسکے پیچھے جانا)

* * *

دوسرا ایکٹ ——— تیسرا سین

* * *

خوابگاہ شعلہ پری ——— پردہ نمبر (۷)

* * *

(شعلہ پری اور جان جہان کا ہمکلام نظر)

غزل۔ دھن کالنگڑا تال چاچر

طرز۔ "فدا جسکے اوپر تری جان ہے۔"

شعلہ پری

مجھے نام اپنا بتا دیجئے ——— حقیقت سب اپنی سنا دیجئے
کہاں ہے وطن آپکا اے حضور ——— حسب کا نسب کا پتا دیجئے
مرے آپ مہمان رہیں چند روز ——— مجھے بھی دلاسا ذرا دیجئے
اگر پوچھے یہ ماجرا کوئی غیر ——— تو سب راز میرا چھپا دیجئے

غزل۔ دھن اساوری۔ تال دادرا

طرز۔ "پہلے ہی رام جپ سے بھگوان عتم۔"

جان جہان شاہزادہ

کیا حال پوچھتی ہے مرا آہ مہ لقا　　دنیا مین کوئی غمزدہ مجھسا نہ ہوئیگا

عاجز، غریب، خستہ جگر، خوار، بدنصیب　　ہین نام بیشمار مرے انکے بھی سوا

بیکس، ہجفار سیدہ، ستم دیدہ، ناتوان　　ناچار، بے رفیق، گرفتار صد بلا

دریا کی آفتین سہین صحرا کی ٹھوکرین　　پھر بھی اجل نہ آئی خفا مجھسے ہے قضا

(شعلہ کا جان جہان کو جام دینا)

ابیات۔ تحت اللفظ

شعلہ پری

خاطر آشفتہ ہین کمال حضور　　پیجیے مے کہ تا ہو دل مسرور

جان جہان شاہزادہ

مجھکو رکھو معاف ای گلفام　　میرے مشرب مین میکشی ہے حرام

محفل افروز

کیا یہ غمزہ جتاتے ہو صاحب　　کتنے اترائے جاتے ہو صاحب

جان جہان شاہزادہ

خیسلہ دیوانی ہے حواس مین آ　　تو امارت ذرا ہمین نہ جتا

کون سی بات پر یہ غرّا ہے　　تیری شہزادی کیا ہے تو کیا ہے

شعلہ پری

خیر جو چاہے سنا لیجیے　　مگر اسوقت میکشی کیجے

(جان جہان کا مسکرانا اور شعلہ کے ہاتھ سے جام مے لیکر پی جانا)

محفل افروز (جان جہان سے)

مجھکو اس میکشی سے نفرت ہے　　کتنی بے لطف و بیجا لت ہے

لطف یہ ہے کہ جو شراب پلائے　　بوسہ بازی بھی اوس سے ہو تی جائے

ہاتھ گردن مین ڈالکر باہم　　جام پر جام پیجیے پے ہم

شعلہ پری

کیون تری شامت آئی ہے مردار
الیسی زیبا نہین تجھے گفتار

ناچ گا کر تو کوئی چیز ستا
آپ کے جی کو دو گھڑی بہلا

(محفل افروز کا ناچنا گانا شعلہ و جان جہان کا
باہم شراب پینا پلانا)

غزل - دہن کافی - تال دادرا

طرز - "سوچا پہلے سے الفت کا جو انجام مجھے"

محفل افروز پری

دل سے مین دون یہ دعائین کہ بڑہے نام شراب
خوش کرے ساقئے مہوش جو بانعام شراب

بے سبب لطف نہین ابر مین مے نوشی کا
لفظ بارش ہو الٹ دے جو کوئی نام شراب

مین ہون وہ رند کہ دم بھر نہ جدا ہو نیدون
دست ساقی دست سبو لب سے لب جام شراب

محتسب لاکھ کہے شرع کی لیکن ہم رند
ہاتھ سے دینگے نہ پابندئے احکام شراب

رند ہون قاضیون مین رو نہین قاضی و اگر
مہر وہ رکھتا ہون جسپر ہے کھدا نام شراب

ابیات - تحت اللفظ

شعلہ پری

(جان جہان سے)

اے شہ حسن اب تو بہر خدا
جلد بتلا ئیے مجھے یہ ذرا

آپکا نام اور نسب کیا ہے
اس تباہی کا بھی سبب کیا ہے

کون سی آرزو مین نکلے ہو
گھر سے کس جستجو مین نکلے ہو

جان جہان شاہزادہ

مین ہون اک شاہزادہ ذیجاہ
اور نام پدر ہے عالم شاہ

مین ہی اُسکا ہون ایک راحت جان
کہتے ہین لوگ مجھکو جان جہان

مُلک میرا ہے شہر عشق آباد
دل کے ہاتھون ہوا ہون مین برباد

قصہ کوتاہ اک میرا ملازم تھا
سنکے وصف اُس سے عالم آرا کا

مینے منگوائی اُسکی اک تصویر بہیجا النسبت کو پہر پدر نے وزیر
مین بہی راہ تری سے حُسن آباد پہر شادی چلا بہت دلشاد
جبکہ پہونچا جہاز منزل پر ہوگیا غرق آ کے ساحل پر
ڈوبے احباب اور ابن وزیر پہونچا پہکر یہان پہ مین دلگیر
عالم آرا کا مین ہون عاشق زار جب تلک اُسکو نہ دیکہہ لون اکبار
زندگی ناگوار ہے مجہکو حسرتِ دیدیار ہے مجہکو

شعلہ پری

سُنتو اُو بیمروت او بے دید تیغ الفت سے کر کے ہمکو شہید
اور کی عاشقی جتاتا ہے کیون ہمین خاک مین ملاتا ہے
کوئی محسن کشی بہی کرتا ہے خونِ ناحق سے کچہہ بہی ڈرتا ہے
اُسکی خواہش تو ہے کمال تجہے پر نہین کچہہ مرا خیال تجہے
اے مہ برج آسمان کمال جب سے دیکہا تہا مینے تیرا جمال
مین ہوئی تہی کمال دل مین شاد کہ ملا یار مجہکو حسب مراد
سو فلک نے یہ رنگ دکہلایا شیفتہ غیر کا تجہے پایا

جان جہان شاہزادہ

تو برائے خدا ملال نہ کر ایسی باتون کا تو خیال نہ کر
مین تو ہون تیرا بندہ احسان دل سے جان اپنا تابع فرمان
لیکن اتنے دنون تامل کر کہ مین دیکہہ آؤن اوسکو ایک نظر
فایدہ ہوتا ہے تامل سے مینے وعدہ کیا ہے اُس گل سے
وہ مری راہ دیکہتی ہو گی سوئے در آہ دیکہتی ہو گی
تو ہی کچہہ دل مین اپنے منصف ہو جسکی خاطر مین اے بت خوشخو
خانہ ویران ہوا خراب ہوا معہ احباب غرق آب ہوا
باپ مان چہوٹے اقربا چہوٹے شہر بہی چہوٹا آشنا چہوٹے

یہ بھی سمجھی نہ دل مین او نادان
تو نے مجھپر اثر کیا احسان

کہ مرے حق مین کی مسیحائی
تن بیجان مین میرے جان آئی

تجھ سی خورشید کو چھوڑ کے مین
ایسی نعمت سے موںہہ موڑ کے مین

غیر کی بہر جستجو جاتا
خاک اوڑانے کو بکو جاتا

سنتو کیا ایسی میری شامت تھی
اس سے بدتر کوئی حماقت تھی

(جان جہان کا اختلاط کرکے شعلہ کو گلے لگانا شعلہ کا خوش ہوکر اسکو پردہ خلوت کے اندر مسہری پر لیجانا)

بزم آرا پری - (محفل افروز سے)

اے بہن ہونا کیا ہے عقل ہے دنگ
شاہزادی کا تو عجب ہے رنگ

جب سے لائی ہے آدمی زادہ
ایسی کچھ ہو گئی ہے دلدادہ

گھر کی پروا نہ تن بدن کا ہوش
رات دن ہے اسی سے ہم آغوش

بادہ خواری ہے ناچ گانا ہے
ترک ہر جا کا آنا جانا ہے

شاہ کو ہو گئی اگر یہ خبر
ہو گیا یا کسی پری کا گذر

پھر یہ کیسی بنے بتاؤ جی
مفت مین سب کی ناک چوٹی کٹی

وہ تو ہر طرح بچ ہی جائیگی
ساری آفت ہمین پہ آئیگی

یان تو دھڑکان مین جان جاتی ہے
رات دن وہ مزے اوڑاتی ہے

اس مرض کا کوئی علاج بتاؤ
آتش فتنہ و فساد بجھاؤ

محفل افروز پری

مین اس آفت کو ٹالے دیتی ہون
ڈر تمہارا نکالے دیتی ہون

دیکھو کیا چال مانی ہون مین
اسکی مان کو ادبار لی ہون مین

اپنے سر لیتی ہی بلا الزام
بیخطا ہم ہون کسلئے بدنام

بزم آرا پری

کوشش اوسکی بتا کرون نکرون | وعدہ اوس سے وفا کرون نکرون
جو کیا اوسکو مینے ناامید | تجھکو پھر مجھسے ہوگی کیا امید

غزل ۔ وہمن زلہ سارنگ تال دادرا

طرز "یہ چرخ نیلگون گرد و غبار سے نہ چھپا"

شعلہ پری

تو قتل کر کے مجھے جا کہ سخت جان ہی نہین | نثار تجھپہ بدل میرے دلستان ہی نہین
ہے نام شعلہ پری باپ شاہ جن ہے مرا | بشر کے عشق سے اب ننگ خاندان ہوئی نہین
کنیز اپنی سمجھ مجھکو اے شہ خوبان | بجان و دل تری خدمتین ہر زبان ہی نہین
کیا ہے ایسا مجھے عشق نے تری بیہوش | نہین کچھ اپنی خبر کون ہون کہان ہون نہین
تری جدائی گوارا نہ ہوسکیگی مجھے | نہ بار ہجر اوٹھیگا کہ ناتوان ہون مین
نجانے دونگی یہانسے تجھے کہین باہر | تری طرف سے بہت دلمین بدگمان ہی نہین
جو کچھ ادائی سے جانیکا نام لیگا کبھی | سناؤنگی تجھے سیدہی کہ بدزبان ہون مین

ابیات تحت اللفظ

جان جہان شاہزادہ

(خود بخود)

یا الٰہی مین کس غضب مین پڑا | چھٹنا دشوار اس سے تو ہے بڑا
دل کو رہنا تو کب گوارا ہے | جائین تو زور کیا ہمارا ہے
ابتو دیجے نہ اسکو صاف جواب | پھر خدا ہے مسبب الاسباب
فیل کب تک یہ ہمسے لائیگی | راہ کوئی نکل ہی آئیگی
گھات کر کے یہانسے ٹل چلنا | کسی تدبیر سے نکل چلنا

(علانیہ شعلہ پری سے)

امتحان مجھکو تھا ترا منظور | دل لگی مین تو کرتا تھا اے حور
مین تو سمجھا تھا فیلسوف ہے تو | توبہ کس درجہ بیوقوف ہے تو

خوب ٹھہرائی اسے بہن یہ صلاح
ہے اسی مین ہماری اب تو فلاح

لا کے ملکہ کو سب دکھا یہ حال
تا نہ سر اپنے آئے کوئی وبال

(پریون کا یکایک غائب ہو جانا جان جہان کا
پردہ خلوت سے باہر آ کر آنسو بہانا)

غزل - دہن کلیان - تال دادرا

طرز - "کونسا کام ہو وہ جسکو بشر کر نہ سکا -"

جان جہان شاہزادہ

عشق مین چھوڑا وطن گھر سے بھی باہر نکلے
بل نہ قسمت کے پڑا سے وائی مقدر نکلے

لا کے یان قید کیا شعلہ پری نے افسوس
پھر طوفان سے دریا کے جو بچکر نکلے

کیا عجب اور کسی دام بلا مین ہون اسیر
بھاگ کر یان سے اگر ہم سو دبیر نکلے

سفر کوچہ جانان سے ہو مانع شعلہ
سمت وان جانیکا کیا اے دل مضطر نکلے

عالم آرا سے ملین اپنی تو خواہش یہ ہے
ہے پھر شعلہ کا ارمان کہو کیونکر نکلے

حسرتین دل کی لئے جائینگے ہم زیر زمین
جلد گر یان سے نہ اے چرخ ستمگر نکلے

تیری درگاہ مین یارب ہے یہی اب تو دعا
جلد اس قید سے یہ بندہ احقر نکلے

(جان جہان کا پردہ خلوت کے اندر جانا
محفل افروز کا مادر شعلہ کو ہمراہ لانا اور
خوابگاہ شعلہ پری کا پردہ سرکا کر سب حال
دکھانا)

ابیات - تحت اللفظ

محفل افروز پری

سنئے روتا ہے وہ بشر غمنوش
دیکھئے شاہزادی ہے مدہوش

(صاعقہ مادر شعلہ کا جان جہان سے باعث گریہ
وزاری بہ غمخواری استفسار فرمانا)

صاعقہ پری

کسلئے روتے ہو سبب کیا ہی — جان کیون کہہ تے ہو سبب کیا ہی
صاف کہدو جو ہوا بھی منظور — مین بجالاؤن اسکو تا مقدور

جان جہان شاہزادہ

کیا کہون جو سوال ہے میرا — مطلب دل محال ہے میرا

صاعقہ پری

کیا یہان سے رہائی دلوادون

جان جہان شاہزادہ

ہان یہی چاہتا ہون اے خاتون

صاعقہ پری

تو ابھی اسکے پاس سے اٹھو — دل مین اپنے گمان اور نہ لاؤ

(جان جہان کا خلوت سے باہر آنا اور صاعقہ کا محفل افروز سے فرمانا)

یان سے جلدی انہین اڑا لیجا — جس جگہہ یہ کہین وہان پہونچا

محفل افروز پری

جاؤگے کس جگہہ تم اے ناشاد

جان جہان شاہزادہ

مجھکو پہونچا دے جلد حسن آباد

(محفل افروز پری کا جان جہان کو اڑا نا صاعقہ پری کا غائب ہوجانا شعلہ پری کا بیدار و ہوشیار ہونا اور جان جہان کو نہ پاکر بیقرار ہونا)

غزل۔ درہن ولیس۔ تال قوالی

طرز۔ مستورشاہزادہ کا شفا پانا مبارک ہو۔

شعلہ پری

ہمین سوتا ہی چھوڑا گھر سے خود بدبخت وہ غم نکلا — غضب کے بیوفا و بیمروت اے صنم نکلا
رہے ہم وصل کی شب صبح تک بیہوش مے پیکر — نہ ارمان کوئی نکلا دل سے اب کیونکر یہ غم نکلا
دیا تھا ہمدل تمکو سمجھکر ہم نے دل اپنا — مگر تم تو بلا نکلے غضب نکلے ستم نکلے

رہِ الفت کو اک سیدھا سا رستہ ہمنے جانا تھا — مگر دیکھا تو اس رستے مین صدہا پیچ و خم نکلے

دعا ہر دم ہے اب حق سے یہی اس غمگین و مضطر کی — کہ وہ دلبر ملے یا تن سے جانِ پُر الم نکلے

تمہین ڈھونڈھینگے جوگن بنکے ہم اب ساری دنیا مین — نہین گو گھر سے باہر آجتک اپنے قدم نکلے

دوسرا ایکٹ — چوتھا سین

جنگل — پردہ نمبر (۴)

(محفل افروز پری کا جان جہان کو اتارنا)

غزل - دھن امین کلیان - تال دادرا

طرز۔ رخ سے پردہ اوٹھائیے تو سہی۔

محفل افروز پری

دل مین اندیشہ اب نہ کچھ لانا — بیخطر اس طرف چلے جانا

حسن آباد ہے یہان سے قریب — جانکر دور تم نہ گھبرانا

اسلئے جلد ہوتی ہون رخصت — ہے مجھے شعلہ کو بھی سمجھانا

(محفل افروز پری کا غائب ہو جانا جان جہان کا گھبرانا)

غزل - دھن بھیرون - تال قوالی

طرز۔ ”ہائے لگئی کیا چھوڑ ہمین تو ہی جو نہین ہان او مادر۔“

جان جہان شاہزادہ

ہائے خدا کس جانب جاؤن ہائے یہ دشت کرون کیونکر — راستہ کس سے پوچھون یارب میرا نہین کوئی رہبر

کون بعین اس آفت مین ہو کوئی نہین غمخوار اپنا — تو ہی مدد کر میری خدایا مین ہون نہایت مضطر

اے میرے خالق ہر دم تجھسے ہی یہ دعا مجھ بیکس کی — مہر سے اپنی مجھکو پہونچا جلد تو منزل مقصد پر

دیکھیگا اس تنہائی مین پوشاک مری جو شاہانہ — ہوگا وہ جویا حال کا میرے ہی دلمین خوف و خطر

پھاڑون لباسِ شاہانہ اب پہنون گدایانہ کپڑے شہر کی جانب مجھکو جانا چاہیئے دیوانہ بنکر

(ایکزٹ)

دوسرا ایکٹ — پانچوان سین

قصر گلشن — پردہ نمبر (۸)

(چند مالنون کا ہار گجرے گوندھتے اور گلدستے بناتے ہوئے نظر آنا)

غزل - دہن کالنگڑا - تال قوالی

طرز - "دور سے آئے تھے ساقی سنکے میخانہ کو ہم -"

مالنین

گوندھتے ہین شاہزادی کے لئے اب ہار ہم کر چکے ہین پھولون کا زیور بہت تیار ہم

گلشن آرائی ہمارا کام ہے شام و سحر دور کرتے ہین جو پاتے ہین چمن مین خار ہم

گلشن آرا بھی ہماری شاہزادی ہر مگر جانتے ہین عالم آرا کو فقط سرکار ہم

ہیچ قارون کا خزانہ ہے نظر مین اپنی کج ہو گئے اوسکی بدولت اسقدر زردار ہم

ساتھ شہزادی کے آئی ہین جلیسین بھی کئی اور گلدستے بنالین اے بہن دوچار ہم

(مالنون کا گلدستے بنانے مین مصروف ہوجانا

جان جہان کا فقیرانہ لباس مین درِ باغ پر

دیوانہ وار آنا)

غزل - دہن بلاول - تال قوالی

طرز - "کیا سج دہج سے آئی نویلی دیکھو وہ البیلی بنی -"

جان جہان شاہزادہ

اے فلک یہ تو نے ہمپر صدمے کیا توڑے ہین دشتِ نوردی سے پانو مین پڑ گئے صدہا چھالے ہین

تازہ مصیبت کا ہمکو تو سامنا ہوتا ہے ہر دم
پڑ گئے جسدم سے یارب ہم عشق صنم کے پالے ہین

تیغ محبت سے دل اپنا ہو گیا بس پارہ پارہ
خون رواں ہے آنکھوں سے ہر دم زخم جگر کاری ہین

کچھہ نہین پروا خواب و خورش کی اور نہ اپنے تن کی خبر
بادۂ الفت سے ہم ایسے رہتے سدا متوالے ہین

سوز تپ فرقت سے جلکر خاک ہوا جاتا ہے بدن
اُٹھتے ہین یہ شعلے جو دل سے وہ آتش کے پرکالے ہین

جب سے دیا دل اُس دلبر کو پایا نہین آرام کبھی
خیر منائین کیا اب دل کی جانکی ہمکو رولاتے ہین

(جان جہان کا داخل باغ ہو کر قریب دروازہ ایک روش پر بیٹھ جانا ایک مالن کا دور سے اُسکو دیکھکر دوسری مالن کو جتانا)

ابیات تحت اللفظ

سوسن (شبو سے)

اے بی اے بی ذرا ادھر آنا
دیکھو آیا ہے ایک دیوانا

شبو

اری بتلا سہی کہان ہے کہان

سوسن

دیکھو وہ ہے چمن مین گرم فغان

سوسن

پاس چلکر اُسے ذرا چھیڑین

شبو

ہے یہ دیوانہ اسکو کیا چھیڑین

شبو

توبہ توبہ تو کیا نڈر ہے بوا
کتنا دیدہ دلیل ہے تیرا

گلابہ

ہمتو چلنے کو پاس ہین تیار

شبو

چھوکری کچھہ سڑن ہے نا ہنجار

شبو

یہ ہین الو اسی انکو ڈر کیا ہے
تو سمجھا تیرا کوڑا انڈا ہے

(سوسن و گلابہ کا جان جہان کی طرف قدم بڑھانا شبو کا آہستہ آہستہ اُنکے پیچھے آنا جان جہان کا

(گلابہ کی طرف نظر اٹھانا سوسن کا گلابہ کو بنانا۔)

سوسن (گلابہ سے)

دیکھ ری تجھپر آنکھ ڈالتا ہے — اپنے سودائی پن پہ ٹالتا ہے

گلابہ (سوسن سے)

نوج در گور دور پار بوا — ڈالیگا مجھپر آنکھ کیا یہ موا

شبو (سوسن سے)

جائے عبرت ہے ای بی توبہ کرو — ہنسی کیا ہو بری گھڑی سے ڈرو

جو یہ دل چاہتا ہے کرتا ہے — قابو اس نا سمجھ پہ کسکا ہے

سوسن (شبو سے)

پوچھ خوش طرفہ یہ تو جھگڑا ہے — تمکو کیا کچھ تمہارا دھگڑا ہے

چلو ہم سمجھے اتنی پچ نہ کرو — جانتے ہین کہ دل مین پیتی ہو

شاید اپنے کبھی کا لگا ہے — جبھی در پردہ ہمپہ غصہ ہے

شبو (سوسن سے)

پھٹے منہ اور کیا کہون تجھکو — کیا الٹ کر جواب دون تجھکو

تو ہوئی ہے بہت دریدہ دہن — چل ترے منہ لگے مری دشمن

گلابہ (شبو سے)

پوچھئے اس سے اسکا افسانہ — کس پری پیکر کا ہے یہ دیوانہ

پد۔ دہن زلہ۔ تال قوالی

طرز۔ "تمہارا جوبن ہو من مین"

شبو (جان جہان سے)

نام تمہارا کیا ہے صاحب اور کہانسے تم آئی ہو — عشق ہوا ہے کس سے تمکو جوگ یہ کسکا رہائی ہو

رنگ امیری ہے چہرے پر ڈھنگ فقیری برتے ہو — ہوتا ہے ثابت یہ تو ہمکو لاگ کی آگ لگائی ہو

غزل۔ دہن مانڈ۔ اساوری۔ تال دادرا

طرز۔ ,, اُس بیوفا نے ہائے نہ وعدہ وفا کیا ۔ ,,

جان جہان شاہزادہ

بیحد ہین میرے نام کہان تک کرون بیان — زار و نحیف و خستہ و کم زور و ناتوان

دیوانہ و مجنون زدہ و خانمان خراب — رنجور و غم رسیدہ و دلگیر و نیمجان

آئے ہین عشق آباد سے اس سرزمین مین — اب دیکھئے یہ چرخ پھرائے کہان کہان

(عالم آرا کا معہ دلربا او چند خواصون کے آنا)

اُس غیرت قمر کا ہون عاشق بجان و دل — ثانی جو اپنا رکھتا نہین زیر آسمان

پھرتا ہون جستجو مین اُسی کی گدا بنا — شہر و دیار و وادی و کہسار و گلستان

ہے کام اپنا ہجر مین اُس گل کے روز و شب — فریاد و آہ و نالہ و بیتابی و فغان



دادرا ۔ دہن دیس ۔ تال دادرا

طرز ,, یار دکھیی سے شکل وفا ۔ ,,

عالم آرا شاہزادی

یہ جو کرتا ہے آہ و بکا ، دلربا ، دیکھہ اسکو ذرا ، ہو کہین سیر اُبتلا ۔ ———— یہ جو

جانِ جہان کا گمان ہے اس بشر پہ مجھکو تو۔ کیا عجب وہی ہو مہ لقا۔

دل مرا بیقرار ہو گیا، اُسکو جلد پاس تو بلا ـــــــ یہ جو

پد۔ دہن بہنس۔ تال چاچر

طرز۔ "کرو صبر اے شاہ تقدیر پر تم۔"

دلربا وزیر زادی

سراسر غلط آپکا یہ گمان ہے   آیا پاگل کوئی ناگہان ہے۔ ـــــــ سراسر

(گلابو مالن سے)

تو اے گلابو، لا جلد اُسکو   جو کرتا آہ و فغان ہے۔

(گلابو کا جانا دلربا کا عالم آرا کو سُنانا)

پوچھونگی اوس سے حالات اوسکو   ہوتا ابھی سچ عیان ہے۔ ـــــــ سراسر

جان جہان کی تصویر کو بہی   اس دم نکالو کہان ہے۔

(عالم آرا کا سینے سے تصویر جان جہان کو نکالنا)

شکل اُسکی اُس سے دیکھو ملا کے   آتا وہ پاگل یہان ہے۔ ـــــــ سراسر

(گلابو کا جان جہان کو لانا عالم آرا کا تصویر کو

اُسکی شکل سے ملاکر دلربا کو دکھلانا)

ٹھمری۔ دہن پرج۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔ "باور آیا کہا اب ہمارا۔"

عالم آرا شاہزادی

دیکھو نکلا گمان سچ ہمارا   یہ تو وہی ہے دل آرا

میرا پیارا جسپر مینے جی کو وارا   ملتا نقشہ بہی ہے سارا۔ ـــــــ دیکھو

تصویر میری بھی پاس اسکے ہوگی   پوچھو تو بہنا تم اُس سے خدارا۔ ـــــــ دیکھو

(دلربا کا جان جہان کے پاس آنا اور اظہار

کے لیئے اوسکو منانا)



غزل — دہن کالنگڑا - تال چاچر

طرز - "نہ ہمسے اجی بیوفائی کرو -"

دلربا وزیرزادی

ہمین نام اپنا بتاؤ میان — حقیقت سب اپنی سناؤ میان
بدل اپنی غمخوار جانو ہمین — نہ راز اپنا ہمسے چھپاؤ میان
بیان حال دل صاف ہمسے کرو — نہ رو رو کے ہمکو رلاؤ میان
گیا عشق مین ہار کے ہی تمنے جو — ذرا یہہ بہی ہمکو جتاؤ میان
نشانی جو اوس تکی ہو کوئی پاس — تو ہمکو خدارا دیکھاؤ میان

غزل - دہن بہیرون - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "ایسی بہن وہ بیوفا تو بیوفائی کر گئے -"

جان جہان شاہزادہ

نام ان روز دن ہمارا عاشق دلگیر ہے — آہ اپنی بے اثر ہے نالہ بے تاثیر ہے
پارہ پارہ ہو گیا اپنا جگر ہین نیمجان — عشق کا جب سے لگا دلمین ہمارے تیر ہے
جب مقدر اچھا تہا جان جہان کہتے تھے لوگ — کہتے ہین دیوانہ بیکسی بری تقدیر ہے

عالم آرا شاہزادی کا ہون عاشق مین گدا — پاس میرے اک نشانی اُسکی یہ تصویر ہے

(تصویر عالم آرا دلربا کو دینا)

کیا میری تقدیر بگڑی ہجر مین ہون جان بلب — وصل دلبر کی نہین بن پڑتی کچھہ تدبیر ہے

(عالم آرا کا بیتابانہ پردے سے باہر آنا اور دوڑ کر جان جہان کو بالفت گلے سے لگانا)

غزلیات ۔ دھن زلہ ۔ تال دادرا

طرز ۔ "دشمنی یہ ہے کرکی اوسنے محبت میری"

عالم آرا شاہزادی

للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری — دل مین جانانکے اثر کرگئی الفت میری
میرے اللہ نے دکھلایا مجھے روز وصال — شکر ہے دور ہوئی اب شب فرقت میری
فضل یا رب سے ہوئی شاخ تمنا سرسبز — گل مقصود کھلاتی ہے ریاضت میری
دشت گردی مین سہے ہینے جو صدمے دلبر — جان گسل اُس سے زیادہ تھی اذیت میری
تھا جو سودا ترے گیسوے معنبر کا مجھے — مشک کافور اڑی جاتی تھی رنگت میری
ہر گھڑی کٹتی تھی تیرے تصور مین مجھے — کم نہتی شیشۂ ساعت سے طبیعت میری
ناتوان ایسا کیا ہے غم فرقت نے کہ اب — میری تصویر سے ملتی نہین صورت میری

جان جہان شاہزادہ

خوش ہر آئینہ ہو صد شکر طبیعت میری — اب نہ وہ جوش جنون ہے نہ وہ وحشت میری
کیا کہون آپکی فرقت مین جو صدمے سہے — کسقدر غیر ہوئی دیکھئے حالت میری
سامنا روز تھا اک آفت تازہ کا مجھے — رنگ کیا کیا نئے لاتی تھی مصیبت میری
شوق کہتا ہے ابھی عرض تمنا کیجے — دل یہ کہتا ہے کہ پڑتی نہین ہمت میری
اب جدائی کہو دم بھر کی وہ کیجے تدبیر — دلربا عرض یہ تم سے ہے بمنت میری

ابیات تحت اللفظ

دلربا وزیرزادی

مصلحت وقت کی یہ ہے اے ماہ
جب تلک نکلے کوئی وصل کی راہ

ہم تمہین اک مکان الگ لے دین
چندے پوشیدہ آپ اوسمین رہین

دو گھڑی دن سے اے چمن افروز
سیر دریا کو آؤ تم ہر روز

ہم اُنہین بہی اودہر سے لیکر آئین
چلمنون مین بر آمدہ پہ بٹھائین

شوق سے روز اسے مہ عالم
دیدہ بازی ہوا کرے باہم

اتنے عرصہ مین ہم یہان آماہ
وصل کی کچہہ نکال لین گے راہ

پہر تو ہون صحبتین باطمینان
خوب دل کے نکالئے ارمان

جان جہان شاہزادہ

تو نے تو جو کہا درست کہا
پر نہ کچہہ دہیان مجہہ حزین کا رہا

دل کو کسطرح تاب آئیگی
جان مضطر نکل نجائیگی

دیدہ رخنے مین اس پری رو کی
سیر بہی تو نہین ہوا ہون ابہی

دلربا وزیر زادی

ہان یہ سب خوب جانتی ہین ہم
فرقت اس وقت دم کی بہی ہے ستم

پر کرین کیا کچہہ اختیار نہین
اپنے بس مین تو یہ نگار نہین

دیکہو ایسی کرو نہ نادانی
عمر بہر جسکی ہو پشیمانی

اتنی جلدی نہین مناسب ہے
اختیار آ گئے تمکو صاحب ہے

جان جہان شاہزادہ

خیر تو نیک و بد کی ہے مختار
مصلحت سے ہمین نہین انکار

دلربا وزیر زادی

تم نہ گہبراؤ کچہہ جو دم مین ہے دم
کرکے دیتے ہین وہی دیکہین ہم

چلو بس اٹہو ہو چکی تقریر
اب مناسب نہین ذرا تاخیر

دو پہر شب تو آ چکی ہے حضور
کام ابہی اور بہی کئی ہین ضرور

دوسرا ایکٹ — چھٹا سین

باغ عالم شاہ — پردہ نمبر (۳۷)

(عالم شاہ کا فراق پسر مین گریہ وزاری کرتے ہوئے مع چند امرا تشریف لانا۔)

غزل — دھن بھوپالی تال دادرا

(طرز:۔ "بحر غم دل مین جوش کہاتا ہے"۔)

عالم شاہ

جب سے بچھڑا مرا پسر لوگو — پائی اسکی نہ کچھ خبر لوگو
جس گھڑی سے وہ نور چشم گیا — کم کم آنے لگا نظر لوگو
کچھ کلیجا سا نکلا آتا ہے — شق ہوا جاتا ہے جگر لوگو
سنسناتا ہے جی بہت اسدم — ختم ہوئی جاتی ہے کمر لوگو
وہ مسافر مرا نہ پلٹا ہنوز — مین بھی کیا اب کرون سفر لوگو

(ایک پیک کا دوڑتے ہوئے آنا۔)

ابیات تحت اللفظ

پیک

آرہی ہے پلٹ کے فوج حضور — پاس سے دیکھون جاکے ہے کچہ دور

(پیک کا دوڑتے ہوئے جانا۔)

عالم شاہ

ملکہ سے کہین یہہ جاکر حال — پھر چلین ہم بھی بہر استقبال

(سب کا جانا۔)

دوسرا ایکٹ ۔ ساتوان سین

محل ملکہ زمانیہ ۔ پردہ نمبر (۱۶)

(ملکہ زمانیہ کا فراق پسر مین بیقرار اور مغلانیون خواصون کا غمخوار نظر آنا ۔)

غزل ۔ دہن کلیان ۔ تال دادرا

طرز ۔ ،، کونسا کام ہے وہ جسکو بشر کر نسکا ۔ ،،

ملکہ زمانیہ

جو خبر لادے میرے لال کی اکبار مجھے
جان تک دینے مین ہو اُسکو نہ انکار مجھے

راستہ بھولیگا وہ میرا مسافر لوگو
ون مین قصہ نہ سُنائے کوئی زنہار مجھے

میری ہر دم ہے غذا لخت و دل خون جگر
کہانے پینے کو نہ سمجھائین غمخوار مجھے

بس فقط اک اسی امید پر اب جیتی ہون
شاید اُسکا ہو میسر کبہی دیدار مجھے

کچھہ دنون اور اگر پلٹا نہ وہ میرا پسر
پھر تو بس جانا پڑیگا وہین ناچار مجھے

(عالم شاہ کا خوش خوش آنا اور ملکہ زمانیہ کو مژدہ سنانا)

ابیات ۔ تحت اللفظ

عالم شاہ

دینے آئے ہین مژدہ ہم تمکو
ملکہ تُو ہو مبارک ہو

لیجے صاحب کا لاڈلا آیا
خبر اک پیک ابھی ابھی لایا

ہم تو جاتے ہین بہر استقبال
گھر کو آراستہ کرو فی الحال

(عالم شاہ کا باہر جانا ملکہ زمانیہ کا متحیر ہو کر مغلانیون سے استفسار فرمانا)

ملکہ زمانیہ

لوگو بتلاؤ یہہ خبر سچ ہے — صاف سب مجھسے کہو اگر سچ ہے
کسطرح مانون کیونکر آئے یقین — تو بہ ایسی مین خوش نصیب نہین
دیکھکر مجھکو بیقرار و حزین — کہہ گئے ہین فقط پئے تسکین

محکومہ

اسمین شک مطلق اے حضور نہین — آپکو ہو نہو ہمین ہے یقین
لو بھلا جھوٹ بولے حضرت — کیا او نہین دید کی نہین حسرت
آپکو تو بیرنج روز رہا — کچھہ کسی اور دن نہ آکے کہا

(ملکہ زمانیہ کا دروازہ پر جانیکے لئے تیز قدم بڑھانا کنیز کا مانع آنا)

کنیزہ

ملکہ نیگ پہلے لیلون گی — تب مین دروازہ کھولنے دونگی

محکومہ

ملکہ اک سیاہ بکرا منگاؤ

کنیزہ

چوڑی والی کو تو حضور بلاؤ

(ملکہ سے) جلد میراسونکو بلواؤ (خواصون سے) آئین جب تک وہ تم ہی کچھہ گاؤ (محکومہ سے)

پہلی امیرزادی

(خواصون سے)

کیا تمہارے گئے ہین ہوش کہین — دولہا کی مان تو اپنے خود مین نہین
اسکو تو حق نے دن یہ دکھلایا — کہ بدیسی ہے اوسکا آج آیا
حق بجانب ہے اسکی بیہوشی — زیب دیتی ہے اسپہ خود فراموشی
گو گو تمتو نہ اتنا گھبراجاؤ — کوئی سوہا دوپٹہ لاکے اوڑھاؤ
تاکہ اسوقت رسم تو ہوجائے — دل مین وسواس تو کسی کے نہ رہے

(محکومہ کا ڈوپٹہ لانیکے لیے جانا)

کنیزہ

(ملکہ سے نتھ پیش کرکے)

ناک مین نتھ تو ڈال لیجے حضور
اس گھڑی ہے پئے شگون یہ ضرور

(پہلی امیرزادی کا ملکہ کو نتھ پہنانا اور
محکومہ کا سوہا ڈوپٹہ لاکر ملکہ کو اڑہانا)

دوسری امیرزادی

(کنیزہ سے)

گھر کا بھی کچھ خیال ہے لڑکی
دیکھہ تو کیا یہ حال ہے لڑکی
آئیگی جب سلامتی سے دولہن
کس جگہہ بیٹھیگی وہ غنچہ دہن
ہو رہا ہے محل کا تو یہہ رنگ
نہ کہین فرش نہ کہین مردنگ
ساتھہ جو لوگ اُسکے آئین گے
وہ کہان بیٹھنے کو جائین گے
دیکھکر گھر کا حال ہم سب پر
نام رکھینگے سارے لوگ اگر
جا کے فراش چار پانچ بلاؤ
فرش بارہ دری مین کچھہ بچھواؤ
شہ نشین پر ذرا کوئی جاکر
اک لگا آئے مسند پر زر
جھاڑ سازون کو کہدو جلد آئین
شیشہ آلات سب لگا جائین

(کنیزہ کا دوڑتے ہوئے باہر آنا)

ملکہ زمانیہ

شکر خالق ہے بس ہزار ہزار
صدقے اس دن کے اس گھڑی کے نثار
کہ دولہن اُسکی مین اتروا ؤن
اور دولہا بنا ہوا پاؤن
لوگو امید یہ مجھے کب تھی
کہ مین کہلاؤن گی بہو والی
اے مین قربان اُسکی قدرت کے
کیا کرون شکر اس عنایت کے

⁂

دوسرا ایکٹ — آٹھوان سین

راستہ — پردہ نمبر (۱)

(رشید اور وزیر کا سیہ پوش سر و پا برہنہ معہ فوج سمت حسن آباد سے ماتم کرتے آنا)

نوحہ — دھن بھیروین — تال چاچر

طرز «شاہ کہتے تھے کہ تم لعین سے»

رشید

شاہزادے کو مین کھو کے آیا، کیا دکھاؤنگا مُنہ اب وطن مین
اپنے فرزند کو بھی گنوایا، کیا دکھاؤنگا مُنہ اب وطن مین —— شاہزادے کو
آہ جانِ جہان ہائے ہمدم، وہ یگیسے تم غضب کا مجھے غم
تمکو غربت مین جان دنیا بھایا، کیا دکھاؤنگا مُنہ اب وطن مین شاہزادے کو
ہائے دونون ہوئے غرق دریا، میرا اور شاہ کا نام ڈوبا
کچھ پتا بھی تو اونکا نپایا، کیا دکھاؤنگا مُنہ اب وطن مین شاہزادے کو
مانگین گے سنہ جب اپنی امانت، ہوگی کس درجہ مجھکو ندامت
دل پر ابر خجالت ہے چھایا، کیا دکھاؤنگا مُنہ اب وطن مین شاہزادے کو
کیا جواب آہ ملکہ کو دونگا، اپنی بی بی سے کیا مین کھونگا
حال پوچھے گا اپنا پرایا، کیا دکھاؤنگا مُنہ اب وطن مین شاہزادے کو
لوٹ لی عمر بھر کی کمائی، خاک مین ساری محنت گنوائی
اے فلک یہہ ستم کیسا ڈھایا، کیا دکھاؤنگا مُنہ اب وطن مین شاہزادے کو
کیون نہین آتی میری قضا ہے، مجھسے شاید اجل بھی خفا ہے
موت دے جلد مجھکو خدایا، کیا دکھاؤنگا مُنہ اب وطن مین شاہزادے کو

(ایک پیک کا آنا اور حال فوج تباہ دیکھ کر گھبرانا)

ابیات تحت اللفظ

پیک

صاحبو کچھ کہو تو خیر ہے کیون
سارے لشکر کا حال غیر ہے کیون

سپاہی

کیا کہوں میں مسافر غم کیش
کچھ نہ تم پوچھو حالت دل ریش
یوسف اس کاروان کا کھو آئے
گہر سلطنت ڈبو آئے

(پیک کا شاہ کو خبر دینے کے لئے قدم تیز اٹھانا شاہ کا مع امراء وہین آجانا)

پیک

اے شہنشاہ معدلت گستر
کیا کرون عرض جو سنی ہے خبر
لٹ گیا آپ کے امید کا باغ
گل ہوا بزم سلطنت کا چراغ

(شاہ کا بدحواس ہو کر زمین پر بیٹھ جانا اور شیدا کو یاد فرمانا)

عالم شاہ

ہائے افسوس تو نے کیا یہ کہا
جلد شیدا کو میرے پاس بلا

شیدا

روبرو شاہ کے آئے کیا شیدا
آپ کو منہ دکھائے کیا شیدا
اب میں لایق نہیں بلائے گئے
منہ یہ قابل نہیں دکھانے کے

عالم شاہ (رو کر)

اسمین اے بھائی تیرا کیا ہی قصور
مرضی حق سے ہے بشر مجبور
آ تجھے شرم کیون ہے دامنگیر
یہ بھی اپنی ہے خوبیٔ تقدیر

(شیدا کا بیتابانہ اگر قدم شاہ پر گر جانا)

(اور سب رو دا ور و کر سنانا)

نوحہ - دہن بروا - تال دادرا

طرز - "آئی قضا ناگہان ہائے غضب ہوگیا"

شیدا

اے شہ عالم نواز جان جہان گم ہوا
صدمہ ہے یہ جان گداز جانِ جہان گم ہوا

سامنے منہ کیا کرون شرم سی ہون سرنگون
کیسے ہو گردن فراز جانِ جہان گم ہوا

دیکھا جہاز آتا جو دل مین بہت شاد ہو
پڑہنے لگا مین نماز جانِ جہان گم ہوا

پہونچا وہ ساحل پہ جب اک اٹھا طوفان غضب
ہو گیا ٹکڑے جہاز جانِ جہان گم ہوا

کی بہت جستجو دوڑ پہرے چار سو
ڈونڈا ہے دور و دراز جانِ جہان گم ہوا

ڈوبا وہ دریا مین یا بہکے کنارے لگا
کچھ بہی کہلا یہ نہ راز جانِ جہان گم ہوا

عالم شاہ

ہائے نہ جب وہ رہا لطف ہے جینے مین کیا
موت سے لے بے نیاز جانِ جہان گم ہوا

(عالم شاہ کا دیوانہ وار سمت محل قدم بڑہانا سب کا اُسکے پیچھے جانا)

دوسرا ایکٹ — نوان سین

محل ملکۂ زمانیہ — پردہ نمبر (۶)

(محل شیشہ آلات اور بہار نا قوس سے آراستہ و منور اور محفل شادی مین مسند بچھی ملکہ زمانیہ کے حضور میر اسنو نکا ناچتے گاتے نظر آنا)

ٹھمری - دہن ہمیر کلیان - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "سدا نا تہہ جی ہمیہ ویار کہنا"

میر اسنین حجرا صین

تمہین بیٹے کا آنا مبارک ہو
بہو کا اُسے لانا مبارک ہو — تمہین

ملکۂ عالم آپ کو ہر دم
جشن شاہانہ مبارک ہو — تمہین

دولہا دلہن پہ لعل و گوہر
آج لٹانا مبارک ہو — تمہین

بیٹے کا سہرا، بہو کا چہرا
سب کو دکھانا مبارک ہو — تمہین

بیٹے بہو کو عیش مین دیکھو ـ پوتا کہلانا مبارک ہو ـــــ متین

(ملکہ زمانیہ کا عالم شاہ کو تنہا آتے ہوئے دیکھکر گھبرانا اور جھپٹ کر دروازہ پر پاس سے استفسار فرمانا)

ابیات ــــ تحت اللفظ

ملکہ زمانیہ (گھبرا کر)

کہیئے تو آپ اکیلے کیون آئے
میرے جانی کی کیا خبر لائے

عالم شاہ (رو کر)

اِس ضعیفی مین لٹ گئے ملکہ
ہمسے شہزادے چھٹ گئے ملکہ
نقد جان آپکے مسافر کا
راہزن نے اجل کے لوٹ لیا
ہوتا غربت مین سد راہ ہوئی
ناو منجدھار مین تباہ ہوئی
غرق دریا ہوا وہ مہ پارا
لٹکے آیا ہے قافلہ سارا

ملکہ زمانیہ (سب سے روکر)

شاہزادے تو مر گئے لوگو
مسند عیش اب بڑھا ڈالو

(سب کا یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی سر و سینہ پیٹ پیٹ کر واویلا مچانا)

نوحہ ـ دھن بھیروین ـــ تال دادرا

(طرز "گھر سے گیا جنگل کو کیکر اف ملانے کو تو زر ـ")

سب

برباد یہ گھر ہوگیا خالق کی دوہائی
دولہا نے قضا کی
بس خاک مین سب ملگئی ملکہ کی کمائی
دولہا نے قضا کی

ملکہ زمانیہ

برباد کیا صاحبو تقدیر نے مجھکو
پرسا تو ذرا دو
مین جیتی رہی ہاے مجھے موت نہ آئی
دولہا نے قضا کی

(خواصون کا مسند عیش بڑھانا اور صف ماتم بچھانا)

سب

شادی مین غمی ہو گئی راحت مین مصیبت | بد اپنی ہے قسمت
سند کو اٹھا کر صف ماتم ہے بچھائی | دولہا نے قضا کی | برباد یہ گھر

ملکہ زمانیہ

امید نہی لاؤ گے دلہن اے مرے بیٹا | تم باندہ کے سہرا
میری نہ تمنا کوئی افسوس بر آئی | دولہا نے قضا کی | برباد یہ گھر

سب

گل ہو گیا اس گھر کا چراغ آہ خدایا | کیا وقت دکھایا
اندھیر ہے آنکھون سے نہین دیتا دکھائی | دولہا نے قضا کی | برباد یہ گھر

ابیات ۔ تحت اللفظ

ملکۂ زمانیہ

(سب سے)

لوگو لِللہ ٹھہرو غل نہ مچاؤ | کوئی شیدا کو مجھ تلک لاؤ
مین تو پوچھون یہ کیا غضب ڈھایا | چین میرا کہان گنوا آیا

(ایک خواص کا شیدا کو بلانے کے لئے باہر جانا
ملکۂ زمانیہ کا بین کر کر آنسو بہانا)

(رو رو کر خود بخود)

اے مسافر مرے مین تیرے نثار | صدقے مان تیری اے غریب دیار
بیکسی اس قدر پسند آئی | مرگ غربت ہی آپ کو بھائی
نکیا عہد بھی وفا تنے | مجھ ستمکش سے کی دغا تنے
اب دلہن کس کی بیاہ لاؤنگی | کسکو دولہا مین اب بناؤنگی
کون مان کہکے اب پکاریگا | قبر مین مجھکو کون اتاریگا

(شیدا کا خواص کے ہمراہ سرنگون آنا)

شیدا وزیر

ملکہ حسنانہ زاد حاضر ہے | زرد رو نامراد حاضر ہے

ملکہ زمانیہ (رو کر)

میرا یوسف کہان تو کہو آیا　　کون سے چاہ مین ڈبو آیا

نوحہ مستزاد - دہن بھیرویں - تال

طرز ــ "تاج الملوک میر انیسں ہوگا اب کہان ــ"

شیدا وزیر

کس منہ سے آہ وہ مین وہ کرون سانحہ بیان　　اے ملکۂ زمان
قابو مین شرم و غم سے نہین اب میری زبان　　اے ملکۂ زمان　　کس منہ سے

پہونچا قریب منزل مقصد جہاز جب　　ساحل پہ ہم تھے سب
جان جہان کو دیکھا تھا او سپر لعزو شان　　اے ملکۂ زمان　　کس منہ سے

خوش ہوکے مین دوگانے کی پڑھنے لگا نماز　　کر شکر بے نیاز
طوفان باد تند مگر آیا ناگہان　　اے ملکۂ زمان　　کس منہ سے

بس ٹکڑے ٹکڑے ہوکے وہین وہ جہاز آہ　　دم مین ہوا تباہ
آئی نظر نہ شکل بشر بہر کوئی وہان　　اے ملکۂ زمان　　کس منہ سے

جان جہان کو ڈھونڈھا بہت پر نہ کچھ پتا　　ہے ہے کہین ہلا
ڈھونڈھینگے پہر بھی باقی ہے جبتک کہ تن مین جان　　اے ملکۂ زمان　　کس منہ سے

سوز - دہن برج کا لنگرا - تال ندارد

طرز ــ "کہول تو آنکھین مجنون ــ"

ملکۂ زمانیہ

اے مرے پیارے بیٹا　　پائے سجتے اب کہان تری مادر
ہائے وہین گیا ڈوبا　　یا تو کنارے لگا کہین بہکر　　اے
بیاہ کروہین کس کا　　ہائے بناؤن کیسے مین اب دولہا
نکلا نہ ارمان میرا　　دیکھا نہ سہرا بندہا ترے سر پر　　اے
نبکے مین جوگن ابتو　　ڈھونڈہا نہ آئی ہون خود ہی اب تجھکو
پاؤن نہ تجھکو مین جو　　ہونگی بھلا بے تری مین کیا جا بر　　اے

(ملکۂ زمانیہ کا فرط غم سے غش کہا کر بیخود ہو جانا سبکا حیرت مین آنا)

(دوسرے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا)

(اور سب رو داور وگر سنانا)

نوحہ - دھن بروا - تال وادرا

طرز "آئی قضا ناگہاں ہائے غضب ہوگیا"

شیدا

اے شہ عالم نواز جان جہان گم ہوا
صدمہ ہے یہ جان گداز جان جہان گم ہوا

سامنے منہ کیا کروں شرم سے ہوں سرنگوں
کیسے ہو گردن فراز جان جہان گم ہوا

دیکھا جہاز آتا جو دل میں بہت شاد ہو
پڑھنے لگا میں نماز جان جہان گم ہوا

پہونچا وہ ساحل پہ جب اک اٹھا طوفان غضب
ہوگیا ٹکڑے جہاز جان جہان گم ہوا

کی بہت جستجو دوڑ پھرے چار سو
ڈھونڈا ہے دور و دراز جان جہان گم ہوا

ڈوبا وہ دریا میں یا بہکے کنارے لگا
کچھ بھی کھلا یہ نہ راز جان جہان گم ہوا

عالم شاہ

ہائے نہ جب وہ رہا لطف ہے جینے میں کیا
موت سے لے بے نیاز جان جہان گم ہوا

(عالم شاہ کا دیوانہ وار سمت محل قدم بڑھانا سپاہ کا اُسکے پیچھے جانا)

دوسرا ایکٹ — نواں سین

محل ملکۂ زمانیہ — پردہ نمبر (۶)

(محل شیشہ آلات اور بہار نا قوس سے آراستہ و منور اور محفل شادی میں مسند بچھی ملکۂ زمانیہ کے حضور میراسنوں کا ناچتے گاتے نظر آنا)

ٹھمری - دھن ہمیر کلیان - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز "سدا ناتھ جی ہمیہ و یار کہنا"

میراسنیں مجرا صیں

تمہیں بیٹے کا آنا مبارک ہو
بہو کا اُسے لانا مبارک ہو
تمہیں

ملکۂ عالم آپ کو ہر دم
جشن شاہانہ مبارک ہو
تمہیں

دولہا دلہن پہ لعل و گوہر
آج لٹانا مبارک ہو
تمہیں

بیٹے کا سہرا بہو کا چہرا
سب کو دکھانا مبارک ہو
تمہیں

بیٹے بہو کو عیش مین دیکھو پوتا کھلانا مبارک ہو — متین

(ملکہ زمانیہ کا عالم شاہ کو تنہا آتے ہوئے دیکھکر گھبرانا اور جھپٹ کر دروازہ کے پاس سے استفسار فرمانا)

ابیات — تحت اللفظ

ملکہ زمانیہ (گھبرا کر)

کہیے تو آپ اکیلے کیون آ ئے
میرے جانی کی کیا خبر لائے

عالم شاہ (رو کر)

اس ضعیفی مین لٹ گئے ملکہ
ہمسے شہزادے چھٹ گئے ملکہ
نقد جان آپ کے مسافر کا
راہزن نے اجل کے لوٹ لیا
سوۓ غربت مین سد راہ ہوئی
ناو منجدھار مین تباہ ہوئی
غرق دریا ہوا وہ مہ پارا
لٹکے آیا ہے قافلہ سارا

ملکہ زمانیہ (سب سے رو کر)

شاہزادے تو مر گئے لوگو
مسند عیش اب بڑھا ڈالو

(سب کا یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی سر و سینہ پیٹ پیٹ کر وا ویلا مچانا)

نوحہ — دھن بھیرون — تال دادرا

(طرز: "گھر سے گیا جنگل کو کیطرف ملانے کو تو زر")

سب

برباد یہ گھر ہو گیا خالق کی دوہائی
دولہا نے قضا کی
بس خاک مین سب ملگئی ملکہ کی کمائی
دولہا نے قضا کی

ملکۂ زمانیہ

برباد کیا حیف جو تقدیر نے مجھکو
پرسا تو ذرا دو
مین جیتی رہی ہاۓ مجھے موت نہ آئی
دولہا نے قضا کی

(خواصون کا مسند عیش بڑھانا اور صف ماتم بچھانا)

سب

شادی مین غمی ہوگئی راحت مین مصیبت — بد اپنی ہے قسمت
مسند کو اٹھا کر صف ماتم ہے بچھائی — دولھا نے قضا کی — برباد یہ گھر

ملکہ زمانیہ

امید تھی لاؤگے دلہن اے مرے بیٹا — تم باندھ کے سہرا
میری نہ تمنا کوئی افسوس بر آئی — دولھا نے قضا کی — برباد یہ گھر

سب

گل ہو گیا اس گھر کا چراغ آہ خدایا — کیا وقت دکھایا
اندھیر ہے آنکھوں سے نہیں دیتا دکھائی — دولھا نے قضا کی — برباد یہ گھر

ابیات - تحت اللفظ

ملکہ زمانیہ

(سب سے)

لوگو للہ ٹھہرو غل نہ مچاؤ — کوئی رشیدا کو مجھ تلک لاؤ
مین تو پوچھون یہ کیا غضب ڈھایا — چین میرا کہان گنوا آیا

(ایک خواص کا رشیدا کو بلانے کے لئے باہر جانا
ملکہ زمانیہ کا بین کر کر آنسو بہانا)

(رو رو کر خود بخود)

اے مسافر مرے مین تیرے نثار — صدقے ماں تیری اے غریب دیار
بیکسی اس قدر پسند آئی — مرگ غربت ہی آپ کو بھائی
نکیا عہد بھی وفا تونے — مجھ ستمکش سے کی دغا تونے
اب دلہن کسکی بیاہ لاؤنگی — کسکو دولھا مین اب بناؤنگی
کون ماں کہکے اب پکاریگا — قبر مین مجھکو کون اتاریگا

(رشیدا کا خواص کے ہمراہ سرنگون آنا)

رشیدا وزیر

ملکہ جنازہ تو حاضر ہے — زرد رو نامراد حاضر ہے

ملکہ زمانیہ (رو کر)

میرا یوسف کہان تو کہو آیا　　کون سے چاہ مین ڈبو آیا

نوحہ مستزاد - دہن بھیروین - تال

طرز - "تاج الملوک میرا پسر ہوگا اب کہان -"

شیدا وزیر

کس منہ سے آہ وہ مین وہ کرون سانحہ بیان　　اے ملکہ زمان
قابو مین شرم و غم سے نہین اب میری زبان　　اے ملکہ زمان　　کس منہ سے
پہونچا قریب منزل مقصد جہاز جب　　ساحل پہ ہم تھے سب
جان جہان کو دیکھا تھا او سے بعز و شان　　اے ملکہ زمان　　کس منہ سے
خوش ہوکے مین دوگانے کی پڑہنے لگا نماز　　کر شکر بے نیاز
طوفان باد تند مگر آیا ناگہا　ن　　اے ملکہ زمان　　کس منہ سے
بس ٹکڑے ٹکڑے ہوگے وہین وہ جہاز آہ　　دم مین ہوا تباہ
آئی نظر نہ شکل بشر پھر کوئی وہان　　اے ملکہ زمان　　کس منہ سے
جان جہان کو ڈہونڈہا بہت پر نہ کچھ پتا　　ہے ہے کہین ملا
ڈہونڈہینگے پھر بھی باقی ہے جبتک کہ تن مین جان　　اے ملکہ زمان　　کس منہ سے

سوز - دہن پرج کا لنگڑا - تال ندارد

طرز - "کہول تو آنکھین مجنون -"

ملکہ زمانیہ

اے مرے پیارے بیٹا　　پاے سمجھے اب کہان تری مادر
ہائے وہین گیا ڈوبا　　یا تو کنارے لگا کہین بہکر　اے
بیاہ کرو ہین گ　کا　　ہائے بناؤن کیسے مین اب دولہا
نکلا نہ ارمان میرا　　دیکھا نہ سہرا بندہا ترے سر پر　اے
بنکے مین جوگن اب تو　　ڈہونڈہنے آتی ہون خود ہی بس تجھکو
پاؤن نہ تجھکو مین جو　　ہونگی بھلا بے تری مین کیا جانبر - اے

(ملکہ زمانیہ کا فرط غم سے غش کہا کر بیخود ہوجانا سب کا حیرت مین آنا)

(دوسرے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا۔)

ستمبر ۱۸۹۰ء

خلاصہ اشتہار عام

انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی

۱۰۵۰۱

اس کمپنی کے تقرر کا یہ منشا ہے کہ اہل ہنر کو افعال قبیحہ کے بد نتائج اعمال حسنہ کے نیک ثمرے بذریعہ فن ناٹک نصیحتاً دکھلائے جائین اور بہ ستر جملہ امور جو از غرض حصول منشاء مذکور ضرور یا اس سے متعلق ہون عمل مین آئین۔ اس کمپنی نے اکثر ایسے ہی تماشے جو عمدہ نتیجہ بخشین کتب تواریخ و قصص معتبرہ سے لئے ہین اور اونکے مضامین عربی۔ ہندی۔ انگریزی عروض کی مختلف بحرون مین بزبان فصیح اردو نظم کئے ہین۔ یہ کمپنی ہر شب مین ایک جدید شاہانہ تماشہ ناٹک کو نئے نئے پردون زرق برق پوشاکون اور عجیب و غریب شعبدون سے عمدہ ساز و سامان کے ساتھ دلکش راگ راگنیون مین بکمال خوبی و خوش اسلوبی دکھلاتی ہے اور اختتام تماشہ پر نتیجہ ناٹک نصیحتاً سمجھاتی ہے چھوٹے تماشون کے بعد بڑے دل لگی کی ایک نقل بھی کیجاتی ہے اور فرصت کے موقع انگریزی باجا سناتی ہے جسکی خوش آہنگی سامعین کو وجد مین لاتی ہے ہر یوم تماشہ کو اشتہارات متضمن شرایط جلسہ معہ خلاصہ مضمون تماشہ تقسیم کرائے جاتے ہین جنکے پیش نظر ہونے سے مطالب تماشہ ہر شخص کی سمجھ مین بخوبی آتے ہین اس کمپنی کے اکثر تماشون کی کتابین طبع ہوچکی ہین اور وہ تماشہ گاہ مین فروخت کیواسطے موجود رہتی ہین جو صاحب اونکو خرید فرماتے ہین وہ پورا پورا حظ اوٹھاتے ہین۔ یہ کمپنی عموماً ٹکٹ پر تماشے دکھلاتی ہے مگر طلب کرنے سے روسا و نامدار کے در دولت پر بھی جاتی ہے۔ انگریزی عملداری و ریلوے سفر مین باستثناء سیلون کے اخراجات طلبی کمپنی بابت طیاری اسٹیج پانسو روپیہ اور بابت کرایہ و باربرداری فی میل پانچ روپیہ اور تاریخ روانگی سے یوم واپسی تک جن راتون مین تماشہ نہو سکے فی شب پچاس روپیہ مقرر ہے اور معمولی اجرت تماشہ چار تماشون کے لئے ایک ہزار روپیہ۔ آٹھ تماشون کے لئے ڈیڑھ ہزار روپیہ۔ بارہ تماشون کے لئے دو ہزار روپیہ۔ سولہ تماشون کے لئے ڈھائی ہزار روپیہ۔ بتیس تماشون کے لئے چار ہزار روپیہ۔ بعدہ فی تماشہ سو روپیہ ہے اور انعام و اکرام رئیس کی ہمت و قدردانی پر منحصر ہے۔ اطلاع طلبی کم سے کم ایک ماہ پیشتر ضرور ہے اور پانسو روپیہ پیشگی کا دستور ہے۔ مگر سیلون اور ہندوستانی عملداریون مین یا جہان ریلوے لین ابھی نہین ہے کل اخراجات و اجرت و محصول مندرجہ اشتہار ہذا بشرح دو چند ہوگی شرح محصول داخلہ مندرجہ اشتہار ہذا کبھی کبھی خاص مصلحت سے کم و بیش بھی کیجاتی ہے اور اسکی اطلاع بذریعہ نرخنامہ کے جو در تماشہ گاہ پر آویزان رہتا ہے دیجاتی ہے۔ جو صاحب اس کمپنی سے خط و کتابت کیا چاہین وہ اپنا مکاتب بمقام موضع چیتورا پرگنہ و ضلع فتحپور پاس جناب حافظ محمد عبد الغفور صاحب رئیس و زمیندار موضع مذکور و مالک مطبع لامع النور کے روانہ کرین اُسکو حافظ صاحب موصوف جنہین کمپنی ہذا کے ہر کوچ و مقام سے ہمیشہ معمولی طور پر اطلاع دیجایا کرتی ہے اس کمپنی مین پہونچائینگے اور اپنا نام و نشان صاف لکھنے والے مکاتب جلد جواب پائینگے اور جب کبھی کوئی صاحب اس کمپنی کے قیام کا ٹھیک پتا لگانا یا اشتہارات منگوانا یا کتب ناٹک مطبوعہ خرید فرمانا چاہین تو اپنی درخواست حافظ صاحب موصوف کی خدمت مین بھیجین بیرنگ خط کوئی نلیا جائیگا بغیر لفافے پوسٹ کارڈ جوابی یا ٹکٹ کے جواب نہ دیا جائیگا

بشرِ کرشمہ میں جو کچھ نیک و بد کام | # فہرست تماشہ ہائے ناٹک | دکھلاتے ہیں ہم ہر اک کا انجام

نمبر شمار	نام تماشہ	نمبر شمار	نام تماشہ	نمبر شمار	نام تماشہ
۱	الہ دین خوش نصیب عرف چراغ عجیب	۱۸	دلپسند عالم و فتنہ غانم	۳۶	قریب الفنا ناٹک یعنی پورن بھگت
۲	انجام ستم عرف ظلم الظلم	۱۹	ذخیرہ عشرت اندر سبھا امانت	۳۷	فسانہ عجائب ناٹک ..
۳	انجام نیک بستان سیف السلیمان	۲۰	رحم داور معروف بہ جفائے ستمگر	۳۸	فسانہ غمگین فرہاد و شیرین
۴	بزم فرخ معروف بہ فرخ سبھا حافظ	۲۱	زہرہ و بہرام ناٹک ..	۳۹	قانون محبت و آئین الفت
۵	بزم فیروزہ معروف بہ جشن پرستان	۲۲	ستم ہامان و فریب شیطان	۴۰	قہر سلطانی و امداد ربانی
۶	پسندیدہ آفاق علی بابا و چہل قزاق	۲۳	ستی ہریش چندر ناٹک ...	۴۱	گانگریس ناٹک ..
۷	پولیس ناٹک ..	۲۴	سحر کا نور یعنی تماشہ جادو	۴۲	گل باصنوبر چہ کرد .. ..
۸	پیسہ نابالغ ..	۲۵	سخاوت حاتم طائی	۴۳	گلستان قدرت ایزد
۹	تحفہ سنیر و ہم صدی یعنی نتیجہ بدی	۲۶	سوانح قیس مضمون لیلیٰ مجنون	۴۴	گلشن حیران بدر و قمر الزمان
۱۰	تماشائے دلپذیر بے نظیر و بدر منیر	۲۷	شکنتلا ناٹک ..	۴۵	گنجینہ محبت معروف بہ طلسم الفت
۱۱	تنبیہ الغرور ..	۲۸	صنوبر و شمشاد یعنی آدم نژاد	۴۶	لعل و گوہر یعنی رشتہ جرم بشر
۱۲	ثمرہ نیکی و بد سلوکی گل بکاولی و تاج الملوک	۲۹	ضیائے عالم و نور جہان ناٹک	۴۷	ماہ غرور عرف نبیرہ حور و خورشید نور
۱۳	حلیہ پرستان عرف بزم سلیمان	۳۰	طلسم حیرت زہرہ و ماہ طلعت [illegible]	[illegible]	نل دمن ..
۱۴	چمن بہار افزا دریائی اندر سبھا	۳۱	ظلم عمران مردود و عدل سلطان محمود	۴۹	نور الدین و حسن افروز
۱۵	حدیقۂ الفت خردمند و ماہ طلعت	۳۲	عشق مہر انگیز و فساد یعنی نقش ...	۵۰	نیرنگ الفت خواب الفت
۱۶	خواب ہوش ربا مہر منیر و خورشید لقا	۳۳	عطائے سلطنت فی سبیل اللہ	۵۱	وقائع دلگیر عشق انجام ہیر
۱۷	خون عاشق جانباز جفائے ستمگر	۳۴	غزالہ و ماہرو ..	۵۲	ہوائی مجلس و ہفت نیرنگ طلسم
علاوہ انکے نئے نئے تماشے دکھلائے جائینگے		۳۵	غنچہ نونہال اندر سبھا دریائی	جو وقتاً فوقتاً تیار ہوتے جائینگے	

انجمن خورشیدی در فسانہ ہا | ## درجات جلسہ معہ محصول داخلہ | آن تماشہ می نمایم برملا

نشست مردانہ						نشست زنانہ		
درجہ خاص	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	درجہ چہارم	درجہ اعلیٰ	درجہ متوسط	درجہ ادنیٰ
۱۰؍	۵؍	۸ ؍	۴ ؍	۲ ؍	۱۰؍	۵؍	۸ ؍

چار جلسوں کا محصول پیشگی دینے پر پانچ جلسوں متواترہ کے لیے اور آٹھ کے محصول پر بارہ کے لیے اور بارہ کے محصول پر بیس کے لیے اور سولہ کے محصول پر بتیس کے لیے ٹکٹ ملیگا

مقام شہر اٹاوہ | المشتہر دادا بھائی خورشید جی کاماں مینیجر | یکم جولائی سنہ ۱۸۸۹ع